



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس مورخہ ۱۱ جون ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۳۱۳ ہجری (بروز شنبہ)

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
۲	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-۱
۳	وقفہ سوالات	-۲
۲۳	رخصت کی درخواستیں	-۳
۲۵	مجالس قائمہ کے بارے میں تحریک	-۴
	صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء ایوان میں پیش کی گئی	-۵
۳۵	امن و امان پر عام بحث (۱) مولانا عبدالباری (۲) ایوب بلیدی (۳) عبدالحمید اچکزئی (۴) شیرجان بلوچ	-۶

بلوچستان صوبائی اسمبلی

- ۱- جناب اسپیکر ----- عبدالوحید بلوچ
- ۲- جناب ڈپٹی اسپیکر ----- مسٹر ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

- ۱- سیکریٹری اسمبلی ----- مسٹر اختر حسین خاں
- ۲- جوائنٹ سیکریٹری ----- عبدالفتاح کھوسو

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

مورخہ ۱۱ جون ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

(ہر روز شنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ - اسپیکر

بوقت تین بج کر چالیس منٹ (سہ پہر) صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هـ الَّذِي

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَتْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ

الْعَزِيزُ الْغَفُورُ هـ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طَبَاقًا ط مَا

تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوُّتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ

هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ هـ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ هـ

ترجمہ :- بہت بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے۔ ”جو غالب اور بختیے والا ہے“ جس نے ساتوں آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کیا تو اے دیکھنے والے خدائے رحمن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا دوبارہ نظرس ڈال کر دیکھو کوئی شکاف بھی نظر آ رہا ہے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر :- جزاک اللہ - وقفہ سوالات
مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر ۳۵ دریافت فرمائیں
(معزز رکن نے اپنا سوال نمبر پکارا)

سر دار محمد طاہر خان لوئی (وزیر صحت) :- مولانا صاحب میر حال میں
سوال بہت لمبا ہے جواب اگر آپ پڑھا ہوا تصور کریں اگر آپ کا ضمنی سوال ہے کوئی؟

X ۳۵ مولانا عبدالباری :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی بی سینوریم کے میس (Mess) میں لاکھوں روپے کا غبن
ہوا تھا۔ اور اس کی انکوائری کے لیے کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس غبن میں کون کون سے آفیسر/ اہلکار
ملوث ہیں۔ نیز اس سلسلے میں کیا کارروائی ہوئی ہے مکمل تفصیل دی جائے۔

سر دار محمد طاہر خان لوئی (وزیر صحت) :- (الف) یہ درست ہے
کہ ٹی بی سینوریم جسے اب (چسٹ اینڈ جنرل ہسپتال) کہا جاتا ہے میں تقریباً سترہ لاکھ چوالیس
ہزار روپے کے لگ بھگ غبن ہوا تھا۔ اس سلسلے میں سابقہ وزیر صحت کے حکم پر محکمہ صحت
نے کیس کی تحقیقات کے لیے دو رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جس نے تحقیقات کی اور رپورٹ
دی۔ جس کے مطابق کچھ رقم خورد برد ہوئی تھی۔ یہ ایک ابتدائی رپورٹ حقائق جاننے کے
لیئے تھی۔ مذکورہ رپورٹ محکمہ صحت نے ایس اینڈ جی اے ڈی کو وزیر اعلیٰ کے احکامات کے
لیئے پیش کی۔ تاکہ ملوث افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاسکے کچھ عرصہ تک محکمہ صحت
اور ایس اینڈ جی اے ڈی کے درمیان خط و کتابت کے بعد یہ طے پایا کہ یہ ایک ابتدائی
تحقیقات تھی۔ پھر رسمی اور باقاعدہ تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ چنانچہ اب
وزیر اعلیٰ بلوچستان کے حکم پر جناب محمد یونس خان مندوخیل چیئرمین وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو

۵

اور وہ بھی اس صورت میں ہوا ہے کہ ان کو زیادہ پیمنٹ Payment ہوئی ہے ٹھیکیدار
سے بعد میں اس کی ریکوری Recovery ہوئی ہے تقریباً چار پانچ لاکھ روپے اس ٹائم پر بھی
بقایا رقم ساڑھے تین لاکھ کا غبن سمجھیں یا اس کو زیادہ پیمنٹ Payment سمجھیں۔

مولانا عبدالباری :- یہاں پر لکھا گیا ہے سترہ لاکھ کا غبن ہوا ہے جبکہ وزیر کی
زبانی جواب ہے کہ ساڑھے تین لاکھ روپے اس سے تو ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ کیا یہ
غبن دوسرا غبن ہے؟

وزیر صحت :- مولانا صاحب آپ کا استحقاق اتنا بھی نرم نہیں ہے کہ مجروح ہو رہا
ہے۔

مولانا عبدالباری :- آپ کا غبن بھی نرم ہے ہمارا استحقاق بھی نرم ہے یہاں پر

تحقیقاتی آفیسر مقرر کیا گیا ہے کہ وہ تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ وزیر اعلیٰ صاحب کو برائے مزید احکامات پیش کرے، اور ساتھ ہی محکمہ انسداد رشوت ستانی بھی اس کی تحقیقات کر رہا ہے۔

(ب) اس کیس میں محکمہ صحت کے مندرجہ ذیل آفیسران / اہلکاران کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہیں۔

- (۱) ڈاکٹر عبدالرحمن خان سابقہ ایم۔ ایس۔ سینوریم موجودہ ڈائریکٹر جنرل صحت بلوچستان
- (۲) ڈاکٹر روح اللہ ایم قاضی۔ سابقہ آرایم او۔ ٹی بی سینوریم موجودہ، آرایم او سول ہسپتال کوئٹہ

(۳) ڈاکٹر رحمت اللہ خان اچکزئی۔ آرایم او ٹی بی سینوریم کوئٹہ

(۴) ڈاکٹر محمد علی سیلاچی سابقہ آرایم او، موجودہ ٹریک آفیسر ہیلتھ میکنیشن اسکول کوئٹہ

(۵) غلام حیدر سابقہ خزانچی ٹی بی سینوریم۔ اب خزانچی صوبائی دفتر ہیلتھ کوئٹہ

(۶) مسٹر ظہور الحق سابقہ ڈائریکٹر انچارج ٹی بی سینوریم مال (زر معطلی)

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہاں یہ لکھا ہے وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ ”اس سلسلے میں سابقہ وزیر صحت کے حکم ہر محکمہ صحت نے کیس کی تحقیقات کے لئے دو رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے تحقیقات کی اور رپورٹ دی“ سابقہ وزیر صاحب کا ذرا نام بتائیں؟

وزیر صحت :- سردار اسرار اللہ

مولانا عبدالباری :- اس کیس میں سترہ لاکھ چوالیس ہزار کے لگ بھگ کاغذین ہوا تو اس لگ بھگ کے کیا معنی ہے۔

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب یہاں لکھا ہے سترہ لاکھ چوبیس ہزار یہ رقم یہاں پر غلط ہے دراصل یہ جو غبن ہوا ہے یہ غلط ہے دراصل جو غبن ہوا ہے وہ ساڑھے گیارہ لاکھ ہے

اور وہ بھی اس صورت میں ہوا ہے کہ ان کو زیادہ پیمنٹ Payment ہوئی ہے ٹھیکیدار سے بعد میں اس کی ریکوری Recovery ہوئی ہے تقریباً چار پانچ لاکھ روپے اس ٹائم پر بھی بتایا رقم ساڑھے تین لاکھ کاغبن سمجھیں یا اس کو زیادہ پیمنٹ Payment سمجھیں۔

مولانا عبدالباری :- یہاں پر لکھا گیا ہے سترہ لاکھ کاغبن ہوا ہے جبکہ وزیر کی زبانی جواب ہے کہ ساڑھے تین لاکھ روپے اس سے تو ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ کیا یہ غبن دوسراغبن ہے؟

وزیر صحت :- مولانا صاحب آپ کا استحقاق اتنا بھی نرم نہیں ہے کہ مجروح ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالباری :- آپ کاغبن بھی نرم ہے ہمارا استحقاق بھی نرم ہے یہاں پر لکھا ہے گیارہ لاکھ اور سردار صاحب زبانی فرما رہے ہیں تین لاکھ۔

سردار محمد طاہر خان لوہی (وزیر صحت) :- تین لاکھ نہیں تقریباً ساڑھے گیارہ لاکھ مولانا صاحب جنہوں نے یہ جواب دیا ہے ان کو بھی پتہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری :- تین لاکھ اور گیارہ لاکھ میں آپ کو تھوڑا سے فرق معلوم ہوتا ہے۔

وزیر صحت :- چھ ساڑھے چھ لاکھ تھوڑا سا فرق ہے۔

مولانا عبدالباری :- اتنا بڑا فرق معمولی بن گیا ہے۔ جناب اسپیکر! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں سیریل نمبر ایک سیریل نمبر پانچ تک بتاتا ہوں پانچ تک تو کسی کو معطل نہیں کیا گیا ہے اس سلسلہ میں تو چھ افسر ملوث تھے نمبر چھ پر مسٹر ظہور الحق کو انہوں نے معطل کیا ہے صرف ایک کیا باقی پانچ بالکل پاک صاف تھے؟ یا یہ بھی ملوث تھے؟ میرے خیال میں یہ سب ملوث تھے۔

وزیر صحت :- ظہور الحق باورچی تھا یعنی باورچی خانہ کا انچارج تھا اسے اردو میں باورچی ہی بولتے ہیں جو بل بھی یہ بناتا تھا اس کے اعتبار پر وہ پاس کرتے تھے اصلی مجرم یہی ہے۔ اس نے ساڑھے چار پانچ لاکھ روپے اپنے گھر سے داخل کئے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب! میں وزیر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ڈی ڈی اور پاور ڈاکٹر عبدالرحمان کے ہاتھ میں تھے میں سمجھتا ہوں یہ سب کچھ اس نے خراب کیا تھا لیکن یہاں صرف باورچی کو کیوں سزا دے رہے ہیں آپ؟ اصلی مجرم تو اپنی پوسٹ پر مضبوط بیٹھا ہوا ہے اور باورچی کو معطل کیا گیا ہے؟

وزیر صحت :- وہ باورچی نہیں بلکہ وہ بھی افسر ہے مولانا صاحب

مولانا عبدالباری :- اس وقت ڈی ڈی اور پاور کس کے پاس تھا وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں؟

سردار ثناء اللہ خان زھری (وزیر بلدیات) :- جناب اسپیکر! محرز رکن تین ضمنی سوالات سے زیادہ نہیں کر سکتا۔

جناب اسپیکر :- میرا اجازت سے وہ کر سکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے کر سکتا ہوں یہاں سترہ لاکھ کاغین ہوا ہے جبکہ تحریری طور پر یہاں فرمایا گیا ہے۔ (مداخلت)

وزیر بلدیات :- یہ بھی سوال پر سوال کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں سوال کر سکتا ہوں کہ سترہ لاکھ کاغین ہوا ہے ایک کا بھی صحیح جواب نہیں تحریری طور پر جب سترہ لاکھ کاغین ہوا ہے اور یہ بھی ہم معاف کر دیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) :- میرے خیال میں وزیر صاحب نے ممبر موصوف کے سوال کا جواب دے دیا ہے جو بھی غبن ہوا ہے۔ اب اس سے زیادہ وہ کیا جواب دیں؟ انہوں نے بتایا ہے غبن ہو چکا ہے اس اماؤنٹ وہ بتا رہے ہیں پھر جو سسپنڈ ہوا ہے (مداخلت)

مولانا عبدالباری :- سوال تو یہ ہے کہ اصل ذمہ دار ڈاکٹر عبدالرحمان ہے اس وقت آپ نے اس کو ڈاکٹر جنرل بنایا ہوا ہے اس کو آپ نے سزا کیوں نہیں دی؟

وزیر صحت :- مولانا صاحب اصلی ذمہ دار تو اس وقت آپ کے سامنے آئے گا جب انکوائری رپورٹ کھلیٹ ہوگی ابھی انکوائری ہو رہی ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! سابقہ حکومت میں غبن ہوا ہے اور ابھی تک انکوائری مکمل نہیں ہوئی ہے؟

جناب اسپیکر :- سول یہ ہے سردار صاحب کیا آپ کی زبان پر بھروسہ کیا جائے آپ کے محکمہ نے تو تحریری طور پر جواب دیا ہے اب آپ کے زبانی جواب پر بھروسہ کیا جائے یا محکمہ کے تحریری جواب پر؟ اس طرح تو معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

مولانا عبدالباری :- سردار صاب کیا مفروضہ پر ہم اعتبار نہیں کر سکتے۔ وہ حقائق بتائیں کیا آپ کا محکمہ سچ بتا رہا ہے یا آپ سچ بتا رہے ہیں۔

وزیر صحت :- مولانا صاحب آپ ذرا

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) :- جناب اسپیکر! جیسا کہ اس سوال کا جواب دیا جا چکا ہے کہ غبن ہوا ہے اگر اس کی اماؤنٹ میں تھوڑا بہت فرق ہے تو وہ صحیح ہو سکتا ہے اس کا ذمہ دار کون تھا۔ جب اس کی انکوائری ہو جائے گی تو معلوم ہو گا چونکہ ابھی انکوائری ہو رہی ہے رپورٹ آجائے گی تو ہم قدم اٹھائیں گے فی الحال تو ہم کوئی قدم نہیں

اٹھا سکتے۔

مولانا عبدالباری :- وزیر اعلیٰ صاحب فرما رہے ہیں کوئی جرم ثابت نہیں ہوا ہے۔ جب تک انکوائری مکمل نہیں ہوئی ہے اور مسٹر ظہور الحق کو کیوں آپ نے سزا دی ہے معطل کیا ہے؟

قائد ایوان :- آپ نے نام پڑھ لئے ہیں جس شخص کا یعنی ظہور الحق کا آپ نے ذکر کیا ہے اس کے بارے میں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کو معطل کیا جائے اس لئے اس کو معطل کیا گیا ہے آپ رپورٹ دیکھیں۔

مولانا عبدالباری :- اس کو کیوں معطل کیا گیا آپ صرف انپکشن رپورٹ پر معطل کر سکتے ہیں ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

قائد ایوان :- مطمئن نہیں تو نہ ہوں۔ ہم حکومت کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ (مداخلت) جناب اسپیکر! جب میں بات کر رہا ہوں تو معزز رکن مجھے سنیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اس جواب سے ہم مطمئن نہیں اگر وہ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے چلائیں وہ اپنی گورنمنٹ

قائد ایوان :- ٹھیک ہے وہ مطمئن نہ رہیں۔ ہم چلائیں گے اپنی حکومت۔ جب تک ہماری گورنمنٹ ہے۔

مولانا عبدالباری :- آپ ایسے گورنمنٹ نہیں چلا سکتے ہیں آپ عوام کا پیسہ خرد برد کر رہے ہیں ایک طرف جواب دے رہے ہیں کہ سترہ لاکھ غبن ہوا ہے اور زبانی کہہ رہے ہیں کہ ساڑھے گیارہ لاکھ بتا رہے ہیں۔

قائد ایوان :- جناب اسپیکر! آپ ذرا ان کو سمجھائیں کہ وہ غلط بات نہ کریں۔ کہ عوام کا پیسہ کھا رہے ہیں اگر عوام کا پیسہ کھانے کی بات ہے تو آپ کیا کر رہے تھے فوڈ

ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر؟

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! آپ اپنی رونگک دیدیں۔

سر دار ثنا اللہ زھری (وزیر بلدیات) :- جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے ہمارا استحقاق مجروح کیا ہے ہم ان کی اس بات پر احتجاج کرتے ہیں انہوں نے سارے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے ہم احتجاج کرتے ہیں وہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا بول رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- آپ کریں بیشک احتجاج

وزیر بلدیات :- اس سے پہلے آپ بھی کمیٹی میں رہے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے آپ نے نوڈیپارٹمنٹ میں کیا کیا ہے۔ آپ ایوان کے تمام ممبروں کو کہہ رہے ہیں کہ وہ عوام کا پیسہ خرد برد کر رہے ہیں آپ اس کا ثبوت پیش کریں۔ اس طرح مولانا صاحب ایوان کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- سر دار صاحب آپ کیوں اتنے جذباتی ہو گئے ہیں ہم تو ان کو کہہ رہے ہیں جو آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ (شور)

وزیر بلدیات :- آپ نے تمام ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ براہ راست آپ نے کہا ہے کہ آپ عوام کا پیسہ کھا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر :- تمام معزز اراکین سے میری درخواست ہے کہ وہ تشریف رکھیں۔
(مداخلت)

مولانا عبدالواسع :- جناب اسپیکر! جب یہ صحیح جواب نہیں دے سکتے تو۔

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر :- جب اس سوال کی تحقیقات مکمل ہوگی تب اس کو ایوان میں لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۶۸ مولانا عبدالباری صاحب

مولانا عبدالباری صاحب :- سوال نمبر ۲۸

X ۱۶۸ مولانا عبدالباری صاحب :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کونڈہ میں چلڈرن ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے۔
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں اب تک کیا پیش رفت ہوئی ہے نیز کیا تعمیر کی بابت ملکی و غیر ملکی کمپنیوں سے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

وزیر صحت :- جناب والا! جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ اگر میں اس سوال کا جواب دے دوں تو کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ پیسوں میں فرق آجائے۔

جناب اسپیکر :- یہ تو آپ بہتر جانتے ہیں سردار صاحب

وزیر صحت :- یہاں پر تو جواب موصول نہیں ہوا لکھا ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وزیر صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ پر کیوں اعتراض کر رہے ہیں۔ جبکہ اعتراض تو میں آپ پر کر رہا ہوں۔ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو مورد الزام نہ ٹھرائیں۔ جواب کیوں موصول نہیں ہوا۔ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

وزیر بلدیات :- میں آپ کے استحقاق کو ٹھیک کرتا ہوں۔ (تھمتے)

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وہ اپنی صحت ٹھیک کریں۔ ہمارے وزیر صحت
بیشہ تیار ہوتے ہیں۔

وزیر صحت :- وزیر صاحب نے بہت زندگی گزار لی ہے۔ مولوی صاحب ابھی آپ
کی جوانی ہے آپ کی عمر کا ہونا تو پھر آپ وزیر صاحب کو دیکھتے۔

مولانا عبدالباری صاحب :- جناب اسپیکر! اصل جواب دیں ایسی حالتوں میں
چھوڑ دیں۔ جناب والا! اصل حقیقت میں انھیں بتا دوں یہ وہ مجھے بتائیں گے۔

وزیر صحت :- جناب والا! مولوی صاحب سٹیٹس میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ کونسل
میں چلڈرن ہسپتال کے منصوبے پر عرصہ چھ ماہ سے کام ہو رہا ہے۔ بچوں کا یہ ہسپتال ایک سو
سولہ بستروں پر مشتمل ہے۔ اس کی تعمیر کی ذمہ داری جرمن حکومت کی ہے اور ہوائی ایک
کمپنی سیمنس Samens سے تعمیر کروا رہی ہے۔ جس کے لئے انھوں نے بین الاقوامی
ٹینڈر طلب کیئے تھے۔ سیمنس Samens کے ٹینڈر منظور ہوئے۔ یہ کمپنی تین سال میں
اس ہسپتال کو مکمل کر کے حکومت بلوچستان کے حوالے کرے گی۔ اس وقت حکومت بلوچستان
نے صرف زمین کواری روڈ پر دی ہے۔

مولانا عبدالباری صاحب :- جناب اسپیکر! انھوں نے جواب پڑھ کر سنا دیا۔
ہماری کاپی میں تو یہ تحریر ہے نہیں۔

جناب اسپیکر :- وزیر صاحب آپ اس جواب کی کاپیاں حاکم میں مہیا کر دیں۔

مولانا عبدالباری صاحب :- جناب اسپیکر! اور جواب بھی اتنا غلط دیا ہے کہ
اس پر عرصہ چھ ماہ سے کام ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر :- آپ ضمنی سوال کریں۔

مولانا عبدالباری صاحب :- جناب والا! ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ زمین پر دیکھ

لیں پٹیل باغ میں زمین بھی خریدی گئی۔ ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں۔ جمالی حکومت میں دو سال پہلے
- وہاں پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ پتہ نہیں سردار صاحب نے کس عینک سے دیکھا
ہے

وزیر صحت :- مولانا صاحب اس کا سنگ بنیاد میں نے خود رکھا ہے۔ میں آپ کو
لے جاؤں گا اور دکھا دوں گا شام کو میں آپ کو لے جاؤں گا اور چکر بھی دوں گا اور کام دیکھا بھی
دوں گا۔

مولانا عبد الباری صاحب :- جناب والا! وہ جواب بھی نہیں دے سکتے ہیں۔
ویسے جائیں گے دونوں اکٹھا معائنہ کریں گے۔ اسمبلی میں تو جواب نہیں دے سکتے ہیں۔

وزیر صحت :- جناب والا! ہم آپ کو چائے بھی پلائیں گے۔

مولانا عبد الباری صاحب :- ہم آپ کی چائے بھی نہیں پیتے ہیں۔ عجیب
بات ہے!

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۱۳ صادق عمرانی صاحب

سید شیر جان بلوچ :- جناب اسپیکر! محمد صادق عمرانی صاحب تو ایوان میں تشریف
نہیں لائے۔ ان کے سوال کو میں پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر :- سید شیر جان آپ محمد صادق عمرانی کا سوال نمبر پڑھ دیں۔ سوال نمبر
دو ہر ادیں۔

جناب اسپیکر :- سوال کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کی طرف سے پوچھ سکتا ہے۔

X ۱۱۴ جناب اسپیکر :- (سید شیر جان نے دریافت کیا) کیا وزیر صحت

۱۱۴ راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ بلوچستان میں محکمہ صحت (ایم۔ ایس۔ ڈی) میں ادویات کی خریداری کا طریقہ کار کیا ہے نیز رواں مالی سال کے دوران کن میڈیکل کمپنیوں سے کس قدر لاگت کی ادویات خریدی گئیں؟

(ب) ایم۔ ایس۔ ڈی کے موجودہ سربراہ 'ڈاکٹر شاہ جمان کوکن شرائط کی بناء پر دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت :- (الف) صوبہ بلوچستان محکمہ صحت (گورنمنٹ میڈیکل اسٹور ڈپو) میں خریداری کا طریقہ کار اس طرح ہے۔

(۱) محکمہ صحت کی طرف سے ایک خریداری کمیٹی (پرجیز کمیٹی) سیکرٹری محکمہ صحت کی سربراہی (چیرمین شپ) میں تشکیل دی گئی ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

(۱) سیکرٹری محکمہ مالیات حکومت بلوچستان

(۲) ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت بلوچستان

(۳) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سنڈیمین ہسپتال کوئٹہ

(۴) سنڈیمین ہسپتال کے شعبہ طب (میڈیسن) کے سربراہ

(۵) آفیسر انچارج گورنمنٹ میڈیکل اسٹور ڈپو

ہر مالی سال کے شروع میں سنڈیمین سول ہسپتال کوئٹہ، قاطعہ جناح جنرل ٹی بی سینوریم اور ہسپتال آئی ہسپتال کوئٹہ کے سربراہوں اور دیگر سینئر ماہر ڈاکٹر صاحبان کے مشورے سے ادویات کی فہرست تیار ہوتا ہے اور یہ فہرست باقاعدہ منظوری کے لیے مذکورہ کمیٹی کے سامنے برائے منظوری رکھی جاتی ہے اور کمیٹی سے منظوری حاصل کرنے کے بعد ادویات کی خریداری کے لیے مقامی / قومی اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے جس میں ملک کی تمام دواساز کمپنیاں حصہ لیتی ہیں اور حصہ لینے والی دواساز کمپنیوں کو ادویات کی منظور شدہ فہرست مسیحا کی جاتی ہے۔ فنڈ وصولی کے بعد مقررہ تاریخ پر تمام ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں پرجیز کمیٹی کے ممبران ٹینڈر کھولتے ہیں۔ پوری قانونی ضروریات مکمل کرنے کے بعد پرجیز کمیٹی معیار اور

قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے معیاری ادویات کا انتخاب اور منظوری دیتی ہے۔ اس منظوری کے بعد مکمل فرسٹ وزیر صحت صاحب کو پیش کی جاتی ہے اور وزیر صحت کی منظوری کے بعد متعلقہ دواساز کمپنیوں کو ادویات کی سپلائی کے لیے باقاعدہ آرڈر دی جاتی ہے پرچیز کمیٹی ان سپلائی شدہ ادویات کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور قیمت کی ادائیگی کی منظوری دی جاتی ہے۔ موجودہ مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء میں ۳۸ دواساز کمپنیوں سے اب تک مبلغ سات کروڑ ستر لاکھ پاون ہزار پانچ سو اکتھ روپے کی ادویات خریدی جا چکی ہے۔

LIST OF COMPANIES

1. M/S Universal Dental (Pvt. P) Ltd., Lahore.
2. M/S R. K. Chemical Co. Karachi.
3. M/S Farooqi Scientific Traders, Quetta.
4. M/S P. D. H. Laboratories Pvt. Ltd., Lahore.
5. M/S Parke-Davis Company Ltd., Karachi.
6. M/S A. Aziz Akhai & Sons, Karachi.
7. M/S Nabi Qasim Industries Pvt. Ltd., Karachi.
8. M/S Vikor Enterprises Pvt. Ltd., Karachi.
9. M/S A. D. Marker Pvt. Ltd., Quetta.
10. M/S Smith & Nephew (Pvt. P.) Ltd., Karachi.
11. M/S Glaxo Laboratories (Pvt. P) Ltd., Karachi.
12. M/S Cyanamid Pakistan Ltd., Karachi.
13. M/S Ciba-Geigy Pakistan Ltd., Karachi.
14. M/S Beecham Pakistan Pvt. Ltd., Karachi.
15. M/S Hilton Pharma Pvt. Ltd., Karachi.
16. M/S Highnoon Laboratories, Ltd., Lahore.
17. M/S Brooks Pharmaceutical Laboratories Ltd., Karachi.
18. M/S Hocheist Pharmaceutical Pak Ltd., Karachi.
19. M/S I. C. I. Pakistan Pvt. Ltd., Karachi.
20. M/S Organon Pak. Pvt. Ltd., Karachi.
21. M/S Muller & Phipps Pak. Pct. Ltd., Karachi.
22. M/S United Agencies, Karachi.
23. M/S Ali Gohar Company Pct. Ltd., Karachi.
24. M/S Abbott Laboratories Pak. Pvt. Ltd., Karachi.
25. M/S Wyeth Laboratories Pak. Ltd., Karachi.
26. M/S Impex Plus Pvt. Ltd., Karachi.

27. M/S Medipak Limited, Lahore.
28. M/S Labco Trading Corporation, Quetta.
29. M/S Atco Pharma International Ltd. Karachi.
30. M/S Fazal Traders Quetta.
32. M/S Afzal Pharmacy, Karachi.
33. M/S Rhone-Poulence Rorer Pvt. Ltd., Karachi.
34. M/S Mustafa Corporation, Quetta.
35. M/S Johnson & Johnson Pak. Pvt. Ltd., Karachi.
36. M/S Executive Director National Institute of Health Islamabad.
37. M/S Quetta Medical Stores, Quetta.
38. M/S Shah Traders, Quetta.

Total Expenditure on purchased of Medicines from 1.793 to 11.1.1994 is Rs. 7,70,52,561.80

(ب) یہ درست نہیں کہ ڈاکٹر شاہجہان کو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازمت پر رکھا گیا

ہے۔

سید شیرجان بلوچ :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! اگر کوئی دوائی ایم ایس ڈی میں موجود نہ ہو تو وہ کہا سے مریضوں کو لا کر دی جاتی ہے اور کس طرح؟

وزیر صحت :- جناب والا! یہ جو ہمارے ادویات کے اسٹور ہیں۔ وہ ٹینڈر کے ذریعہ ادویات لیتے ہیں۔ جس فرم کا لوریٹ Low rate ہوتا ہے اور کم قیمت ہوتی ہے اسے منتخب کیا جاتا ہے اور اس سے پھر ادویات لی جاتی ہیں۔

سید شیرجان بلوچ :- جناب اسپیکر! لوکل پر چیز جو کی جاتی ہیں۔ جو ٹینڈر کے بعد فرسٹ میں نہیں آتی ہیں اور جو نہیں ملتی ہیں۔ کسی میڈیکل اسٹور سے لی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! آپ اپنا متعلقہ سوال کریں۔ یہ آپ ایک نیا سوال کر رہے ہیں۔ آپ اپنا کوسچن Question پڑھ لیں کہ وہ کیا ہے۔

سید شیرجان بلوچ :- جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ ایم ایس ڈی میں ادویات کی خریداری کا طریقہ کار کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) :- طریقہ کار دیا ہوا ہے۔

سید شیرجان بلوچ :- جناب والا! میرا مطلب یہ ہے کہ جو ادویات ٹینڈر میں نہیں ملتی ہیں اور فرسٹ میں نہیں ہوتی ہیں بہت سی ایسی ادویات ہیں جو یہاں کونسل میں لوکل خریدی جاتی ہیں۔ وہ تو ایم ایس ڈی اسٹور سے نہیں ملتی ہیں ان کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر صحت :- لوکل پر چیز کا بھی ٹینڈر ہوتا ہے۔ ہر دوائی کے علیحدہ علیحدہ پیش

ہوتے ہیں جو کم ریش دے گا اس میڈیکل اسٹور سے ادویات خریدی جاتی ہیں لی جاتی ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ سوال نمبر ۱۱۳ کا جزوب دیکھیں۔ کہ ایم ایس ڈی کے موجودہ سربراہ ڈاکٹر شاہ جہاں کو کن شرائط کی بنا پر دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ ڈاکٹر شاہ جہاں کو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازمت پر رکھا گیا ہے۔ ہمارے سوال میں ریٹائرمنٹ کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ سوال کچھ اور ہے جواب کچھ اور ہے۔ آپ ذرا سوال دیکھ کر پڑھیں۔

وزیر صحت :- جناب والا! سردار صاحب وہ تو ریٹائر ہو گئے ہیں۔ انہیں کسی نے دوبارہ ملازمت میں نہیں رکھا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل :- جناب والا! میرے خیال میں سردار صاحب نہ سوال سمجھے نہ جواب آپ سوال پڑھیں سوال کس بارے میں کیا گیا ہے اور آپ نے اس کا جواب کیا دیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر) :- جناب والا! میرے خیال میں سوال بھی اسی

طرح ہے اور جواب بھی اسی طرح کا ہے کہ ایم ایس ڈی کے موجودہ سربراہ ڈاکٹر شاہ جہاں کو کن شرائط کی بنا پر دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے۔ یعنی ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازمت میں ایکسٹینشن دی وہ کن بنیادوں پر۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے ایکسٹینشن نہیں دی گئی ہے۔ اسے دوبارہ ملازمت میں نہیں رکھا گیا ہے۔ وہ ریٹائر ہو چکا ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں سوال کر سکتا ہوں کہ یہاں پر جو ایم ایس ڈی کا انچارج ہے وہ کون ہے؟ ڈاکٹر شاہ جہاں کی جگہ پر اب کسی کی Posting ہے؟
وزیر صحت :- جناب والا! ڈاکٹر داد محمد اس کا نام ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہ جو نیئر آدی ہے۔ اس سے آفیسروں کی جناب اسپیکر :- جناب مولانا صاحب تفصیل میں نہ جائیں۔ آپ نے سوال کیا انھوں نے جواب دے دیا۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! جواب میں نہیں نے بتا دیا کہ ڈاکٹر داد محمد وہ تو بت جو نیئر آدی ہے۔ انھوں نے جو نیئر آدی تعینات کیا ہے۔

وزیر صحت :- جناب والا! کیا آپ کے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے کہ وہ جو نیئر آدی ہے۔ وزیر میں ہوں پتہ آپ کو ہے؟

مولانا عبدالباری :- جناب والا! ہم حقائق ان کے علم میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ حقائق چھپاتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۱۵ محمد صادق عمرانی۔ دریافت فرمائیں۔

X ۱۱۵ محمد صادق عمرانی :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع نصیر آباد میں کتنے ہیلتھ کام کر رہے ہیں۔ نیز رداں مالی سال کے دوران کس قدر رقم کی ادویات ان سینٹروں کو فراہم کی گئیں ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہسپتال ضلع نصیر آباد کو مکمل ہسپتال کا درجہ کب تک دیا جائے گا۔ تفصیل

دیکھنا ہے

فڈ برائے ادویات

نمبر شمار	نام ادارہ صحت	مبلغ
۱	رورل ہیلتھ سینٹر میرواہ	مبلغ ۹۰۹۷۹/۷۳ روپے
۲	بنیادی مرکز صحت تیبو	مبلغ ۳۸۰۶۳/۷۶ روپے
۳	بنیادی مرکز صحت RD گنسی شاخ	مبلغ ۳۰۸۳۷/۳۵ روپے
۴	بنیادی مرکز صحت داد محمد عمرانی	مبلغ ۳۹۳۶۲/۸۳ روپے
۵	بنیادی مرکز صحت سبز علی عمرانی	مبلغ ۶۰۱۱۳/۳۰ روپے
۶	بنیادی مرکز صحت شاہ پور	مبلغ ۳۹۸۷۲/۰۶ روپے
۷	بنیادی مرکز صحت چھتر	مبلغ ۵۶۶۶۳/۱۷ روپے
۸	بنیادی مرکز صحت منہوشوری	مبلغ ۵۶۷۷۲/۸۹ روپے
۹	بنیادی مرکز صحت روشت کھدی	مبلغ ۳۰۰۷۲/۹۵ روپے
۱۰	بنیادی مرکز صحت گوٹھ عبدالحمیدی کھوسہ	مبلغ ۶۳۱۶۶/۴۳ روپے
۱۱	سول ڈسپنسری احمد شہدی عمرانی	مبلغ ۳۸۰۲۷/۰۲ روپے
۱۲	سول ڈسپنسری چھتر، بمقام سوراہ	مبلغ ۵۳۸۵۷/۱۰ روپے
۱۳	سول ڈسپنسری قادر آباد	مبلغ ۳۳۱۳۸/۸۳ روپے
۱۴	سول ڈسپنسری شوری ڈارہی	مبلغ ۴۱۷۹۰/۱۰ روپے
۱۵	سول ڈسپنسری واحد بخش کھوسہ	مبلغ ۰۹۷۶۳/۳۵ روپے
۱۶	سول ڈسپنسری خلیجی	مبلغ ۵۲۵۱۲/۲۹ روپے
۱۷	سول ڈسپنسری کنوی	مبلغ ۳۰۷۷۲/۹۳ روپے
۱۸	سول ڈسپنسری خروس	مبلغ ۳۲۰۰۹/۷۲ روپے
۱۹	سول ڈسپنسری اللہ ولایا شوہ	مبلغ ۲۵۹۳۶/۰۰ روپے
۲۰	سول ڈسپنسری ۷۵ - RD گنسی شاخ	مبلغ ۳۹۹۳۳/۲۷ روپے
۲۱	سول ڈسپنسری ۳۰ - DD گنسی شاخ	مبلغ ۵۷۶۹۱/۳۸ روپے

۲۲	ہیلتھ ایگزٹری بشیر احمد شاہ	مبلغ	۲۶۳۵۰/۹۰ روپے
۲۳	سول ڈپنٹری دولت گھاری بمقام سید حسن	مبلغ	۵۵۳۸۸/۹۰ روپے
۲۴	ایم سی ایچ سینٹر ڈیرہ مراد جمالی	مبلغ	۰۸۲۰۳/۱۳ روپے
۲۵	ایم سی ایچ سینٹر نور محمد مینگل	مبلغ	۰۶۳۳۹/۲۹ روپے
۲۶	عارضی ڈپنٹری گوٹھ محمد صادق عمرانی	مبلغ	۰۵۰۳۲/۲۶ روپے

اس مد میں رواں مالی سال کے دوران مزید بجٹ مانگا جا رہا ہے۔ بجٹ ملنے پر گورنمنٹ میڈیکل اسٹور سے ادویات لاکر تقسیم کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ادویات کی تقسیم آبادی کو مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ نصیر آباد کو مالی سال ۸۸-۱۹۸۷ء میں ضلع کا درجہ دیا گیا اور جولائی ۱۹۸۸ء سے مذکورہ ضلع میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کام کر رہا ہے اور اس کا سالانہ ادویات کا کوٹہ برائے سال ۹۲-۱۹۹۳ء مبلغ =/۱۱۰۰،۰۰۰ روپے ہے۔

جناب اسپیکر :- اگلا سوال سردار چاکر خان ڈوکی صاحب کا ہے۔

X ۱۳۳ سردار میر چاکر خان ڈوکی :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع

فرمائیں گے کہ

نصیر آباد ڈویژن میں ڈپنٹریوں کی تعداد کس قدر ہے۔ ان ڈپنٹریوں میں کل کتنی ڈپنٹریاں کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں تعینات عملہ کی تفصیل دی جائے۔ نیز کس قدر ڈپنٹریاں بند پڑی ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت :- نصیر آباد ڈویژن میں ڈپنٹریوں کی کل تعداد (۱۱۱) ہے۔ ان میں سے (۷۵) ڈپنٹریاں کام کر رہی ہیں۔ جبکہ بقیہ (۳۶) ڈپنٹریاں نئی تعمیر کی گئی ہیں اور ان میں عملہ کی منظوری باقی ہے۔

ہر ڈپنٹری میں کم از کم مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔

(۱) کپاؤنڈر (۲) نرسنگ اوردی

۲۰
 بعض ڈپنٹیوں میں دائی، چوکیدار کا اضافی عملہ بھی کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ
 نصیر آباد ڈویژن میں (۶) ایسی ڈپنٹیاں ہیں۔ جہاں پر میڈیکل آفیسر بھی کام کر رہے ہیں۔
 X ۱۲۳ سردار میر چاکر خان ڈوکی :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع
 فرمائیں گے کہ

نصیر آباد ڈویژن میں ہسک ہیلتھ سینٹروں (B-H-U) کی کل تعداد کس قدر ہے۔ نیز
 کن کن سینٹروں میں ڈاکٹر تعینات ہیں اور کون کونسے ہسک ہیلتھ سینٹر (B-H-U) ڈاکٹر
 کے بجائے ڈپنٹی چلا رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ جبکہ ان سینٹروں میں ڈاکٹروں کی رہائشی
 سہولت بھی موجود ہے۔

وزیر صحت :- نصیر آباد ڈویژن میں ہسک ہیلتھ یونٹ (B-H-U) کی کل تعداد
 (۵۹) ہے۔ جن (BHUS) ہسک ہیلتھ یونٹ میں ڈاکٹر تعینات ہیں۔ ان کی تفصیل درج
 ذیل ہے۔

BHU گنداضہ	-۱	BHU مندر کوٹ	-۲
BHU احمد آباد	-۳	BHU تاج پور	-۴
BHU حل گزار	-۵	BHU صحبت پور	-۶
BHU مراد علی	-۷	BHU غریب آباد	-۸
BHU جھنڈا تالاب	-۹	BHU نور پور	-۱۰
BHU پنہور	-۱۱	BHU آدم پور	-۱۲
BHU درگئی	-۱۳	BHU اللہ یار کھوسہ	-۱۴
BHU ہیڈ باغ	-۱۵	BHU علی آباد جمالی	-۱۶
BHU کوٹ مگسی	-۱۷	BHU پارہیجا	-۱۸
BHU مشکاف	-۱۹	BHU جلیانی	-۲۰
BHU تمہنیا	-۲۱	BHU مشہوری	-۲۲
BHU سید علی عمرانی	-۲۳	BHU مانجھوشوری	-۲۴

بتایا (BHU) ہسک ہیلتھ یونٹ کو میڈیکل میکنیشن اور کپونڈر چلا رہے ہیں۔ تمام (BHU) ہسک ہیلتھ یونٹ میں ڈاکٹر کی آسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تعیناتی حکومت کرتی

۔

X ۱۳۵ سرورار میرچا کر خان ڈوکمی :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

نصیر آباد ڈویژن میں رورل ہیلتھ سینٹر، سول ہسپتال اور ضلعی ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹروں کی کس قدر آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں اور اس وقت لیڈی ڈاکٹر کہاں کہاں موجود ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت :- نصیر آباد ڈویژن میں رورل ہیلتھ سینٹر، ہسپتال اور لیڈی ڈاکٹروں کی مختص آسامیاں اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ضلع کاتام	مرکز کاتام	تعداد مختص آسامی پر آسامی	خالی آسامی
جھل گسی	RHC (۱) گنداواہ	۱	-
	RHC (۲) جھل گسی	۱	-
	RHC (۳) لہڑی	۱	-
ضلع بولان	(۱) سول ہسپتال بھاگ	۱	-
	(۲) سول ہسپتال مچھ	۱	-
	(۳) سول ہسپتال بولان	۱	-
ضلع نصیر آباد	RHC (۱) میرواہ	۱	-
	DHQ (۲) ہسپتال ڈیرہ	۲	۱

مراد جمالی

-	۱	۱	ضلع جعفر آباد (۱) سول ہسپتال اوستہ محمد
-	۱		(۲) سول ہسپتال اوستہ RHC
			روحان جمالی
-	۲	۱	(۳) ضلعی ہسپتال ڈیرہ اللہ یار
۷	۶	۱۳	نوٹس

نوٹ :- ضلعی ہسپتال میں ایک لیڈی ڈاکٹر کو کسی دوسرے سینٹر سے عارضی طور پر منسلک کیا ہے۔

X ۱۲۶ سردار میر چاکر خان ڈوکی :- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

نصیر آباد ڈویژن کے کن کن ہسپتال میں ایکس رے پلانٹ موجود ہیں اور ان میں کس قدر پلانٹ کام کر رہے ہیں اور کتنے پلانٹ کس وجہ سے بند پڑے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت :- نصیر آباد ڈویژن میں جن ہسپتالوں اور مراکز میں ایکس رے پلانٹ موجود ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع کا نام	مرکز کا نام	تعداد ایکس رے پلانٹ	کام کر رہے ہیں	کام نہیں کرتے ہیں
	ضلع جعفر آباد (۱) سول ہسپتال اوستہ محمد	۱	۱	-
	(۲) RHC روحان جمالی	۱	۱	-
	(۳) BHU گنداخ	۱	-	بلڈنگ نامکمل ہے

-	۱	۱	(۳) ضلعی ہسپتال ڈیرہ اللہ یار
-	۱	۱	ضلع بولان (۱) سول ہسپتال بھاگ
-	۱	۱	(۲) سول ہسپتال چھ
۱	۲	۳	(۳) سول ہسپتال بولان
ڈوبلر ٹینک کام نہیں کر رہا ہے خراب ہے	۱	۱	جبل گسی (۱) RHC لہڑی
-	۱	۱	RHC (۲) جبل گسی
-	۱	۱	RHC (۳) گنداواہ
میڈیکل آفیسر نہیں ہے	۱	۱	ضلع نصیر آباد (۱) RHC میرواہ
x-ray اسٹنٹ نہیں ہے	-	۱	RHC (۲) تہو
-	۱	۱	(۳) ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی
	۹	۱۵	نوٹس

X ۱۳۷ سردار میر چاکر خان ڈوگلی :- کیا ذریعہ صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

نصیر آباد ڈویژن میں رورل ہیلتھ سینٹر، بسک ہیلتھ سینٹر اور ڈسپنسریوں کی ادویات کا سالانہ کوٹہ کس قدر ہے، تفصیل دی جائے؟

ضلع کا نام	سالانہ کوٹہ	سالانہ کوٹہ	سالانہ کوٹہ
	برائے BHU	برائے ڈپنٹری	برائے RHC
(۱) جعفر آباد	۳۳۲۵۳/=	۳۲۰۰۵۷/=	۱۵۳۸۰۳/=
(۲) ضلع نصیر آباد	۵۰۰۰۰۰/=	۵۰۰۰۰۰/=	۲۳۷۵۰۰/=
(۳) ضلع جمل تھسی		۸۰۰۰۰۰/=	۳۶۰۰۰۰۰/=
(۴) ضلع بولان	۲۱۰۶۰/=	۲۹۳۸۳/=	۸۹۰۰۰/=

جناب اسپیکر :- سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) :- میر چاکر خان ڈوکی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) :- مولانا عطا اللہ نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) :- ملک محمد سرور خان کاکڑ کسی کام کی وجہ سے اسلام آباد گئے ہیں لہذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) :- نوابزادہ جنگجو خان مری وزیر
مواصلات کراچی چلے گئے ہیں لہذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی
ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) :- نوابزادہ لشکری خان ریسمائی ذاتی
مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں اس لئے انہوں نے رخصت کی
درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر قانون و پارلیمانی امور مجالس کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔
ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- جناب اسپیکر!
کیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں عرض ہے کہ ہماری اپوزیشن کے ساتھ بحث مباحثہ جاری
ہے اور ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے ہیں اس کے لئے ہمیں کچھ وقت دیا جائے تاکہ ہم اس کو
آخری شکل دے سکیں۔ ابھی کوئی فیصلہ کیا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر :- اجلاس کی کارروائی ۲۵ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔
(اجلاس کی کارروائی چار بجے شام ۲۵ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی اور دوبارہ چارج کر
بیتس منٹ شام دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوئی)

جناب اسپیکر :- وزیر قانون مجالس کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔
 ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- جناب والا
 اگرچہ ہمیں تک و دو کے لئے بہت کم وقت تھا جو کینیاں ہم نے ہاہم مشورے سے بنائی ہیں وہ
 آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں امید ہے آپ اس کی متفقہ منظوری دیں گے اور ایک ایک
 کمیٹی کے نام پیش کرتا ہوں آپ ان کی متفقہ منظوری عطا فرمائیں۔

مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- جناب والا
 میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن کے درج ذیل ارکان پر
 مشتمل ہے۔

- (۱) نوابزادہ گزین مری
- (۲) میر عبدالنبی جمالی
- (۳) سردار محمد طاہر خان لوئی
- (۴) مولانا عبدالواسع
- (۵) میر چاکر خان ڈوکی

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا یہ تحریک منظور کی جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر قانون کمیٹیوں کی بابت اپنی دوسری تحریک پیش کریں۔
 مجلس قائمہ برائے خوراک و زراعت

وزیر قانون پارلیمانی امور :- جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس
 قائمہ برائے خوراک و زراعت درج ذیل ارکان پر مشتمل ہو۔

- (۱) گل زمان خان کاسی
- (۲) میر عبدالجید بزنجو
- (۳) مسز شوکت بشیر مسج
- (۴) سردار محمد صالح بھوتانی
- (۵) نواب عبدالرحیم شاہوانی

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر قانون کمیٹیوں کی بابت اپنی دوسری تحریک پیش کریں۔
مجلس قائمہ برائے صنعت و محنت، تعلیم، صحت اور لوکل
گورنمنٹ

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ
برائے صنعت و محنت، تعلیم و صحت اور لوکل گورنمنٹ درج ذیل ارکان پر مشتمل ہو۔

- (۱) مسز چکول علی
- (۲) میر خان محمد جمال
- (۳) میر طارق محمود کیتھران
- (۴) سید شیرجان
- (۵) سردار سترام سنگھ

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے یہ تحریک منظور کی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- جناب اسپیکر!

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ برائے مال خزانہ و ترقی مندرجہ ذیل معزز اراکین پر مشتمل ہو۔

مجلس قائمہ برائے مال و ترقی

- (۱) جام یوسف
- (۲) نواب خان ترین
- (۳) ایوب بلیدی
- (۴) سردار اختر جان مینگل
- (۵) مولانا عبدالواسع

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر موصوف اگلی تحریک پیش کریں۔
ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- پانچواں کمیٹی
مجلس حسابات عامہ میں مندرجہ ذیل معزز اراکین پر مشتمل ہو۔
مجلس قائمہ برائے حسابات عامہ

- (۱) مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی
- (۲) مسٹر محمد اکرم بلوچ
- (۳) مسٹر سعید احمد حاشمی
- (۴) سردار ثناء اللہ زہری
- (۵) مسٹر صادق عمرانی
- (۶) میر ظہور حسن خان کھوسہ

(۷) میر جا کر خان ڈوکی

ہم اس تحریک کی منظوری چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سر دار محمد اختر مینگل :- ہاں ہم سے تو ڈاکٹر صاحب مشورہ کر کے گئے تھے کچھ
چینجز Changes میرے خیال میں آپ لائے ہیں اس میں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- کوئی دو تین گروپس کے ساتھ فائنل جس پر ہم
پہنچ سکے ہیں کہ اس میں جو لاسٹ گروپ Last group کے ساتھ ہمارا ڈسکشن
Discussion کے بعد نتیجہ نکل آیا ہے اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ ---- کیونکہ
ڈوکی صاحب بذات خود ایک آزاد امیدوار ہیں تو اس کو ادھر رکھا ہوا ہے۔ امید کرتے ہیں کہ
آپ اس میں زیادہ وہ ---- (مداخلت)

مولوی عبدالواسع :- ڈاکٹر صاحب مشورہ اس پر ہوا تھا کہ مولانا باری صاحب کا
نام اس میں تھا اور آپ اس پہ اٹھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مولانا باری صاحب سب کا ہے وہ ہر ایک کمیٹی
میں انشاء اللہ ہمارے لئے دعا کریں۔

مولوی عبدالواسع :- اس پہ اتفاق بھی ہوا اور فیصلہ بھی ہوا میرا خیال ہے آپ
وہ لسٹ بھی پیش کریں جو وہاں اسپیکر صاحب کے چیمبر میں فیصلہ ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- یہ لسٹ تو تقریباً وہی ہے اب لسٹ میں آپ
کے بعد کہیں اور بیٹھنا پڑا اور پھر کہیں اور بیٹھنا پڑا اس میں تھوڑی بہت چینجز کچھ آپ کے
رکھے کچھ ان کے اور کچھ دوسروں کے ایڈجسٹمنٹ کی میرے خیال میں اس میں آپ کا صادق

عمرانی صاحب نے رکھا ہوا ہے اور کھوسہ صاحب دوسرے گروپ سے اور ڈوکی صاحب آزاد کی حیثیت سے ---

مسٹر سعید احمد ہاشمی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ) :- صادق عمرانی صاحب کی بجائے اگر ہاری صاحب کو شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مولانا ہاری صاحب کو اگر رکھتے ہیں تو ان کا نام رکھ دیتے ہیں۔

مولوی عبدالواسع :- نہیں آپ سے یہ طے ہوا تھا کہ یہ دونوں ہوں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- اس میں چونکہ پھر مجھے پتہ چلا کہ ڈوکی صاحب آزاد رکن کی حیثیت سے اپنی جدا حیثیت رکھتے ہیں لہذا چونکہ یہ اہم کمیٹی ہے اس لئے ان کو نمائندگی بھی دینی پڑی۔

مولوی عبدالواسع :- ڈوکی صاحب کے لئے کسی دوسری کمیٹی میں جگہ خالی کر دیں گے اگر آپ ڈوکی صاحب کو آزاد حیثیت سے رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مجلس برائے قواعد و انضباط کار استحقاق۔
جناب اسپیکر اس میں ہیں۔

(۱) جناب چنگیز خان مری

(۲) جناب محمد شاہ خان مردانزی

(۳) جناب لشکری صاحب

(۴) سردار اختر جان مینگل صاحب

(۵) جناب سرور خان کاکڑ صاحب

ہم اس تحریک کی منظوری چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مجلس برائے مالیات۔
جناب اسپیکر! اس میں ہیں۔

(۱) اسپیکر صاحب بطور چیئرمین

(۲) وزیر خزانہ جعفر خان مندروخیل بطور ان کی اپنی پوسٹ کے

(۳) کچول علی بلوچ

(۴) ارجن داس بگٹی

(۵) عبدالقہار ودان

ہم اس تحریک کی منظوری چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مجلس برائے سرکاری مواعید
جناب اسپیکر! اس کمیٹی میں ہیں۔

(۱) سردار اسرار اللہ زہری

(۲) مسٹر عبید اللہ خان بابت

(۳) سردار ست رام سنگھ

(۴) حاجی سخی دوست محمد

(۵) سردار محمد حسین

ہم اس تحریک کی منظوری چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مجلس برائے ایوان ولاہیری
جناب اسپیکر! اس کمیٹی میں ہیں۔

(۱) ڈپٹی اسپیکر بطور اپنے عہدے کے چیئرمین رہیں گے

(۲) مسٹر بچاول علی

(۳) ڈاکٹر عبدالملک

(۴) سید شیرجان

(۵) مولانا عبدالباری

ہم اس تحریک کی منظوری چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟

مولوی عبدالباری :- جناب اسپیکر! اس طرف سے تنگ نظری کا مظاہرہ ہو رہا
ہے ہمارا نام نکال دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مولانا صاحب دیکھو نا آپ تنگ نظری کا مظاہرہ
نہ کریں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین :- جناب اسپیکر! صاحب ہمارے ساتھیوں کے نام نکال
دیں۔

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! جو مشورے ہم سے کیئے گئے تھے متحدہ
اپوزیشن کی طرف سے ہم کسی کمیٹی میں نہیں رہنا چاہتے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر) :- کیٹیوں کی منظوری دینے کے بعد اب مگر گئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- آخری کمیٹی اس میں میں نے دیئے ہیں اس میں شیرجان صاحب ہیں مولانا عبدالباری صاحب ہیں کسی میں ایک کا کاٹا اور کسی میں دو نام کاٹے ایک دو کٹنگ ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) :- جناب اسپیکر! اگر اس میں کوئی نام تجویز کرنا چاہتے ہیں لائبریری کمیٹی سے میں اپنا نام نکال لوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- میں نے مکمل اپنا نام نکالا کسی کمیٹی میں اپنا نام نہیں ڈالا ہے

سرور محمد اختر مینگل :- ڈاکٹر صاحب آپ نے نام ہی ایسے دیئے ہیں پڑھنے لکھنے میں ---- ویسے ہم پر جہالت کے ٹھہرے ڈالے جا رہے ہیں میں متحدہ اپوزیشن کی طرف سے اپنا نام ---- ہم یہ نہیں کہتے ہیں ہمیں کیٹیوں پر اعتراض ہے ہم اپنے نام واپس لینا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- نہیں اس میں کوئی خاص کمیٹی جو کہ آپ سے منظوری آگئے ہیں میں اس میں کونسی کمیٹی پر آپ کو اعتراض ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ :- لائبریری کمیٹی میں جو آخری کمیٹی ہے اس میں آپ بے شک اپنی سنجشن Suggestion دے دیں

مولوی عبدالواسع :- ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہماری بات طے ہوئی اور وہ اٹھ ہم سے گئے اس کے بعد لس میں خلاف ورزی ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- صرف ایک نام جو کہ آخر میں میں نے کہیں

سے کنسلٹ Consult کیا ایک نام جو آپ سے کیا تو وہ سب وہی ہے ایک نام کی پہنچ ہوئی ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین :- ہمارے قائد حزب اختلاف نے جو فیصلہ کر لیا ہے ہم اس کے پابند ہیں

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) :- جناب اسپیکر! ایوان ابھی باقی تمام کمیٹیوں کی منظوری دے چکا ہے صرف یہ لائبریری کمیٹی پڑی ہے ہو سکتا ہے۔ باقی تو کارروائی مکمل ہو چکی ہے اصولاً

جناب اسپیکر :- وہ تو ہو چکی ہے استغنیٰ تو کوئی بھی دے سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- میں آخری کمیٹی کے لئے آپ لوگوں سے تعاون چاہتا ہوں

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- مولانا باری صاحب اس میں آگئے ہیں۔

مولوی عبدالباری :- جو ہم نے بات کی ہم اس کے پابند ہیں چاہے اس میں ہمارا فائدہ ہو یا نقصان ہو ہم اپنی بات کی پابند ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب یہ لائبریری ہے آپ کو کتابوں سے نفرت ہے کیا؟

مولوی عبدالباری :- جناب اسپیکر! ہماری مسجد میں اپنی لائبریری ہے خان صاحب کو اگر لائبریری کی ضرورت ہے تو وہ جا کر لائبریری میں پڑھیں ہم نے بہت پڑھا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :- یہ کمیٹیاں ختم ہو گئیں اور میں آپ لوگوں کا
مکھور ہوں مولانا صاحب ہم نے آپ کا نام دو کمیٹیوں میں تجویز کیا ہے صرف ایک نام جو مجھے
ایک جگہ تبدیل کرنا پڑا وہ مجھے دوسری جگہوں سے کنسلٹ کرنے پڑا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ
لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی سب مل بیٹھ کر اس کو افہام و تفہیم سے --- آپ کو مجھے
امید ہے کہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی آپ اس ایوان میں بیٹھے ہیں انشاء اللہ آپ کو کوئی شکایت
نہیں ہوگی۔

جناب اسپیکر :- خان صاحب آپ تشریف رکھیں پلیز۔ تحریک منظور ہوئی اور اب
آتے ہیں اگلے ایجنڈے پر۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کی مالیاتی کمیٹی رپورٹ بابت ۹۳-۱۹۹۲ء
ایوان کی میز پر رکھ دی جائے۔ صوبے میں امن و امان کی صورت حال پر عام بحث رکھی گئی
تھی تو ایجنڈے میں تمام اراکین کو دعوت دیتا ہوں کہ صوبے میں امن و امان کی صورت حال پر
بحث میں حصہ لیں۔

امن و امان کی صورت حال پر عام بحث

جناب اسپیکر :- صوبے میں امن و امان کی صورت حال پر عام بحث رکھی گئی ہے۔
تمام معزز اراکین سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ باری باری بحث میں حصہ لیں۔ مولانا
عبدالباری سے گزارش ہے کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

مولانا عبدالباری :-

جناب اسپیکر! اس وقت صوبے میں عجیب غیر کیفیت ساما حول ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ لوگ ترقیاتی کاموں کے لئے فکر مند تھے۔ اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے اور اپنے لیے مذہب معاشرتی زندگی تلاش کرنے کی جستجو کرتے تھے۔ لیکن اب کیفیت اس طرح ہے۔ کہ لوگ یہ تمام چیزیں بھول گئے ہیں۔ لوگوں کو اپنی جان و مال و تحفظ کی ہر وقت فکر رہتی ہے۔ آج کے موجودہ حالات میں نہ کسی کی جان و مال اور نہ عزت و آبرو محفوظ ہے۔ دہشت گردی کا یہ عالم ہے کہ سرعام آتشیں اسلحہ کی نمائش ہو رہی ہے۔ حکومت مکمل طور پر مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس بد امنی کا پس منظر کیا ہے۔ لوگوں کا خون اتنا ارزان ہو گیا ہے کہ قانون کی پاسداری کرنے والوں کا خون سفید ہو گیا ہے۔ میرے نزدیک اس پہلی وجہ یہ ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے سے روگردانی کر رہے ہیں اور بے چینی کے حالات اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرنا چاہے کیونکہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے آخرت سے ڈرے گا وہ کسی کے خون سے کھیلنے کا تصور بھی نہیں کرے گا۔ جس کو عذاب خداوندی کا فکر ہوگا۔ وہ کسی کی دل آزاری اور دکھ درد نہیں پہنچائے گا۔ جناب اسپیکر! ریاست کے حکمران سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ذمے لوگوں کی جان و مال کا تحفظ ہے۔ دنیا کا مسلہ اصول ہے کہ لفظ حکمران اس وقت استعمال نہیں ہو سکتا جب تک وہ ریاست کے عوام کو جان و مال کا تحفظ فراہم نہ کریں۔ لیکن ہمارے ملک میں اور خصوصاً اس صوبے میں الٹی نگاہ رہی ہے۔ بد قسمتی سے یہاں حکمران وہ لوگ ہے۔ جنہوں نے لوگوں کی زندگی سے کھیلنے میں پہل کی ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) :- جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر
حکمران وہ لوگ ہیں جنہوں نے لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے میں پہل کی ہے۔ معزز رکن
کس طرح اس نتیجے پر پہنچے یہ تو ایک مفروضہ ہے۔

جناب اسپیکر :- مولانا اس کی وضاحت کریں۔

ہیں جناب والا بد قسمتی سے حکمران وہ لوگ ہیں جنہوں نے لوگوں کی زندگی سے کھینے میں پہلی کی ہے۔ او امن و امان فراہم کرنے کے بجائے امن کو خراب کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ایسے حکمرانوں کو ایک لمحے کے لیے حکومتی منصب پر فائز ہونے کا حق نہیں۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ (وزیر) :- جناب اسپیکر! آپ نے مولانا صاحب کو پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ وہ تو پڑھ کر تقریر کر رہا ہے؟

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب کیا پڑھ کر تقریر کر رہے ہیں؟

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں پوائنٹ نوٹ کر رہا ہوں۔ جناب والا اس وقت صوبائی حکومت کے لاکھوں روپے ملیشیا پر صرف ہو رہے ہیں۔ اگر ملیشیا کو شہری علاقوں کے لیے استعمال کیا جائے تو اس کے سارے اخراجات صوبائی حکومت کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ لیویز اور پولیس کی موجودگی میں ملیشیا کی استعمال کی کیا ضرورت ہے۔ ایک دفعہ ہماری پارٹی کے وفد نے چیف منسٹر صاحب سے ملاقات کی امن و امان کے سلسلے میں تو چیف منسٹر صاحب فرما رہے تھے۔ کہ لیویز اور پولیس مفلوج ہے۔ تو اس وجہ سے قحطی بکتے ہیں رشوت ستانی ہے اوپر سے لے کر نیچے تک پولیس کو تو آخرت کا غم نہیں لیویز ایک قبائلی قسم کا فورس ہے۔ ہمارے قبائلی جھگڑوں میں وہ سرکاری بندوق اٹھا کر کسی اور قبیلے کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ ہماری لیویز فورس جدید سولیات سے محروم ہے۔ لہذا اس کو جدید سولیات سے آراستہ کیا جائے۔ جناب والا قانون کی حکمرانی صرف غریب اور بے بس لوگوں پر لاگو ہے۔ امیر اور بااثر افراد کے خلاف قانون حرکت میں نہیں آسکتا۔ ہمارے قانون کی دو صفات ہیں ایک حرکت دو سراسکون۔ دنیا کے ہر حصے میں دو صفات ہوتے ہیں ایک حرکت دو سراسکون۔ ہمارا قانون بااثر افراد کے خلاف کبھی حرکت میں نہیں آسکتا بلکہ ہمیشہ مفلوج الحال ہے بے بس ہے غریب کے خلاف قانون حرکت میں آسکتا ہے۔ اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قانون کی بالادستی قائم کی جائے۔ کوئی بھی جرم کرے چاہے

حکمران ہو یا محکوم اس کو سزا ضرور ملنی چاہیے۔ کسی کی سفارش نہ مانی جائے۔ حکمرانوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوام کو عدل و انصاف فراہم کریں اور ان کو پروٹیکشن دیں میں سوال کرتا ہوں کہ کیا حکمرانوں نے اپنی زنداریاں پوری کی ہیں؟ جناب اسپیکر! کچھ ایسے واقعات ہیں کہ ہم اخبارات میں دیکھتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کی تعزیتوں کے لیے ہم ان کے گھر گھسے۔ اس دن میں نے جو تحریک التوا پیش کی محمد حاشم سوزو کی ڈرائیور کے متعلق جنہیں پیر کے روز ڈاکوؤں نے قتل کر کے پشتون باغ میں اس کی لاش پھینک دی گئی اور میں نے سنا ہے کہ وہاں ایک ساتی خانہ بھی ہے۔ محمد حاشم کے درٹانے بروری تھانہ میں کیس درج کرایا۔ لیکن پولیس نے کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی ایک ہفتہ ہوا ہے کہ اس درٹانے چارے پولیس اسٹیشن جاتے ہیں تو وہاں سے جواب ملتا ہے کہ تحقیقات شروع ہے۔ میرے خیال میں اس ملک میں تحقیقات اصل حقائق کو چھپانے کے لئے ہوتا ہے۔ اگر اسی وقت پولیس اور انتظامیہ کوئی حرکت کرتی تو اس وقت وہ ڈاکو شاید گرفتار ہو سکتے۔ جناب اسپیکر! بے شمار واقعات اس طرح کے ہیں اسی طرح کونڈہ شہر میں ایک شریف تاجر حاجی تاج محمد نامی شخص کو دن دھاڑے ڈاکوؤں نے اغوا کیا اور اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور کسی کاریز میں پھینک دیئے۔ جب ہم نے پولیس سے رابطہ کیا تو یہی جواب ملتا ہے کہ ہم تحقیقات کر رہے ہیں۔ اسی طرح حاجی ملا رسال خان کو بھی ایم عام شاہراہ سے اغوا کر کے قتل کر کے نعش شیخ ماندہ میں پھینک دی۔ جناب اسپیکر! اس طرح کے چیزوں کو ہم ہرگز معاف نہیں کر سکتے چاہے زید و بکر ہو۔ صدر مملکت جن دونوں کونڈے آئے تھے۔ تو اسی دن دس بجے سیشن جج کے عدالت میں ایک فریق نے ہمارے ضلع کوڑک کے محمد افضل اور اس کے بھائی کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ آج عدالت کی چوکھاٹ پر لوگ غیر محفوظ ہیں حالانکہ پولیس کی بھاری نفری موجود تھی۔ یہ بات شاید سب کے علم میں کہ اکثر اشتہاری ملزمان عام طور پر آزاد پھرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی جا کر کیس کرتا ہے اس طرف سے بتلا رہے ہیں کہ وہ اے ایریا ہے اور یہ بی ایریا ہے یہ فرق میرے خیال میں کچھول صاحب کو پتہ ہو گا کہ اور صوبوں میں اے ایریا اور بی ایریا

کافرق ہیں نہیں یہاں پر مجرموں کو پناہ دینے کے لئے یا پتہ نہیں کس حوالے سے اے ایریا اور بی ایریا کافرق انہوں نے رکھا ہے۔

جناب اسپیکر! صاحب ایسے بھی واقعات پیش آتے ہیں کہ میں خود چن گیا تھا ایک تعزیت کے لئے کہ کچھ لوگو اپنے بھائی کو ہنسی خوشی جج پر جانے کے لئے کوئٹہ ایئرپورٹ پر چھوڑنے کے لئے آئے تھے راستے میں مسلح افراد نے ان کو بھی نہیں بخشا جب کہ اس کے بھائی دار محمد اور محمد رضا کو مورخہ ۹۳-۵-۷ کو قتل کیا مقتول کے ورثا نے ایف، آئی، آر درج کرائی ملک کے صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور گورنر صاحب کو سب کا کاپیاں بھجوا دیں لیکن تا حال انتظامیہ نے جبران کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے درخواست کی کاپی میرے پاس ہے اور اس کو اسپیلی کی ملکیت بنانا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب یہ درخواست کی کاپی ہے میں چاہتا ہوں کہ اسپیلی کی ملکیت بن جائے۔

جناب اسپیکر :- درخواست کو اسپیلی کی ملکیت نہیں بنایا جاسکتا یہ سرکاری ڈاکومنٹ نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب بلوچستان کے مختلف مقامات میں قبائلی جھگڑے ہو رہے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک جرگہ تشکیل دیا ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جمالی صاحب کے دور حکومت میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر تھا۔ مجھے بھی کوئی منسٹر دی تھی اس وقت جمالی صاحب نے بھی ایک جرگہ تشکیل دیا تھا جس میں صوبائی وزراء شامل تھے اس جرگے کو ناکامی اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔ جب تک دو قومیں آپس میں مل بیٹھ کر اپنا اپنا تصفیہ نہ کرائیں تو کوئی تیسرا کس طریقے سے تصفیہ کرا سکتا ہے؟ تو جناب آپ نے شاید اخبارات میں دیکھا ہو گا کہ ہمارے پشتون ایریا کے بڑے بڑے قبائل شمشوزئی اور مہبوزئی یہ دونوں ہمارے پاس آئے تھے اگرچہ میں خود قبائلی جھگڑے تو نہیں جانتا ہوں ہمارے پاس آئے تھے کہ ہم آپس میں صلح کرائیں گے سالوں سال کا جھگڑا تھا اور تصفیہ طلب تھا اور ابھی یہ تصفیہ کرا دیا

ابھی ہمارے گلستان کا جو جھگڑا ہے حیدرآبی اور غیبزئی اگر وہ آپس میں صلاح و مشورہ کر کے ایک جگہ نہ بیٹھیں تو ان کا بھی تعفیہ ممکن ہے لیکن دونوں فریق بھاری اسلحہ کا سہارا لے کر ایک دوسرے پر مورچہ بند ہو کر نہ صرف اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں بلکہ اور جو قومیں آباد ہیں سید قوم، کاکڑ قوم اور ترین قوم ان کو بھی تباہ کر چکے ہیں اور آج وہ گلستان جناب جب میں چھوٹا تھا وہاں میرے ماموں کا گھر ہے میں ادھر گیا تھا تو ایک عجوبہ خوبصورت علاقہ تھا لیکن ابھی گلستان سے خون کی بو آ رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! گلستان شاید فارسی کا لفظ ہے اس کا معنی ہے پھول آج وہی پھول کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے اور اکثر قوموں نے وہاں سے نقل مکانی کر کے۔ (مداخلت)

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب! مولانا صاحب قوم کی غلط تعریف کر رہا ہے قوم کی اپنی تاریخ ہے قوم اس کو کہتے ہیں جس کی اپنی زمین ہو جس کی اپنی تاریخ ہو تو وہ قبیلوں کو قوم کا نام دے رہا ہے یہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر :- عبید اللہ صاحب آپ تشریف رکھے۔

مولانا عبد الباری :- وہاں سے نقل مکانی کر کے لاکھوں روپے کی جائیداد چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو گئے جناب آپ کو پتہ ہو گا کہ گلستان کے کچھ لوگ آپ کے حلقے میں بھی آئے تھے میں نے کوشش کر کے کہ اس کو آپ سے ملا دوں اس کا شناختی کارڈ وغیرہ کا بندوبست کر دی۔ (مداخلت)

مسٹر کچنول علی (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں اگر اس کی یہ جو تحریک التواء ہے یہ ایک خاص ایٹھ ہے اگر آپ نے اس کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ تمام جتنے مسائل ہے ان پر یہ بات کر سکتا ہے؟

جناب اسپیکر :- آپ کو معلوم ہونا چاہے اس دن آپ اجلاس میں تھے مجموعی امن و امان کی صورت حال پر بحث ہو رہی ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب! اس بارے میں ہم جمعیت علمائے اسلام اسلامی تقاضوں کو پورا کر کے ان دونوں قبائل غیبزی اور حمید زئی کو ایک ہی دستر خوان پر بیٹھا کر ہم اس فیصلے کے لئے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اگر ہمیں ثالث بنائیں۔

مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر) :- جناب اصل میں اگر دیکھا جائے یہ جھگڑا جمعیت علمائے اسلام نے ہی کھڑا کیا ہے اگر آپ کو معلوم ہے جب محمد خان غیبزی کا قتل ہوا تو جمعیت علمائے اسلام والوں نے محمد خان غیبزی کے کپڑوں کو اٹھا کر اپنے جلسوں میں دکھایا یعنی باقاعدہ وہ ایک فریق ہے اور آج وہ کہہ رہا ہے کہ ہم غیر جانبدار ہیں۔

جناب اسپیکر :- عبید اللہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری :- ہم اللہ اور رسول کی ہدایت کے مطابق ان کا فیصلہ کریں گے اور علاقے میں امن و امان قائم کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! تقریباً ایک دو دفعہ گلستان جل گیا حکومت نے ابھی تک کوئی تحقیقات نہیں کی ہے اور مملکت پاکستان بھارت کو جنگ کی دھمکی دے رہی ہے تو یہی طاقتور ملک کیا گلستان میں امن و امان قائم نہیں کر سکتی؟ اس طرف سے جو مجرم پکڑتا ہے تو اس طرف سے سفارش کے بنیاد پر وہ چھوڑتا ہے تو ہمارے جو معزز ممبر صاحبان ہیں بار بار ہمیں کو یہ بتا رہے ہیں کہ یہ لوٹ ہے اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں ورنہ جو بات ہم کر رہے ہیں نیک نیتی کی بنیاد پر ہمارا اللہ کے ساتھ بد نیتی نہیں ہے خدا کی قسم میں تین دفعہ کہہ گیا ہوں تینوں دفعہ گلستان کے لئے رو رہا تھا جناب یہ لوگ خود پتہ نہیں قبائلی جھگڑے میں سیاست کو Involve کر دیا اور خود تصفیہ نہیں کرنا چاہتے ہیں ہم اس بارے میں مخلص ہیں تو جناب ایسے واقعات ہیں کہ یہاں پر دن دھاڑے نہ بینک محفوظ ہیں نہ تعلیمی ادارے محفوظ ہیں نہ ہماری انتظامیہ محفوظ ہے زیارت کے ڈپٹی کمشنر کو اغوا کیا کمشنر صاحب اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ خود اپنی جان کی حفاظت کریں تو جناب ایسے حالات میں نہ حکمران محفوظ ہیں نہ نہ محکوم ہیں۔ میرے خیال میں سب سے بہتر

تجویز یہ ہوگی کہ ہم اپنے اندر فکر آخرت پیدا کریں اور فکر آخرت پیدا کرنے کے لئے تربیت کی ضرورت ہے کہ ہم تربیتی پروگرام بنائیں ہر یونین کونسل میں لوگوں کو فکر آخرت کا درس دیں تو یہی صورت ہے اور قانون کی پاسداری ہونا چاہئے اور انتظامیہ میں جو اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے وہ اکثر ہمارے ایم 'پی' اے صاحبان اور وزرا صاحبان کی سفارش پر ہوتی ہے اے سی اور ڈی 'سی' صاحبان اکثر مجبور ہوتے ہیں جو ایم 'پی' اے اس کی پوشنگ کی سفارش کرتے ہیں وہ ضرور مجبور ہوتے ہیں کہ ان کی بات مانتے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی گزارش ہے کہ اپوائنٹمنٹ جو ہے انتظامیہ کے بغیر سفارش آپ خود کریں چیف سیکریٹری کرے۔

محمد ایوب بلیدی (وزیر) :- جناب اسپیکر! جس طرح امن و امان پر مولانا صاحب نے کچھ تفصیلی نظر ڈالی اور توڑ موڑ کر ذرا مسلوں کو ایوان میں پیش کیا اللہ تعالیٰ کا کلام بھی ہے مولانا صاحب کو یاد ہونا چاہے کہ

(مداخلت)

مولانا عبدالباری :- محترم وزیر صاحب آیت غلط پڑھ رہا ہے آیت غلط پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔ (مداخلت)

محمد ایوب بلیدی (وزیر) :- ہاں ہاں اگر میں نے گناہ کی ہے تو پوچھنے والا اللہ ہے۔ (شور)

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر) :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! ایوب بلیدی صاحب نے عربی میں کہا ہے ہمیں سمجھ نہیں آیا ہے مولانا صاحب سے ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ اردو میں اس کا ترجمہ کریں یہ کیا ہے (عربی)

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! بلیدی صاحب سردار صاحب ہمارے ساتھ مسجد میں جا کر میں قرآن شریف ان کو پڑھا دوں گا۔ (شور)

جناب اسپیکر :- آپ دونوں تشریف رکھیں جی

محمد ایوب بلیدی (وزیر) :- عربی تو مولانا صاحب اردو میں یہ ہے اللہ نے کہا ہے جو جھوٹ بولتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہاں یہ تو صحیح ہے عربی میں نہیں تو اچھا جہاں تک امن و امان کا مسئلہ ہے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں امن و امان کا مسئلہ بالکل سرے سے ہی نہیں ہے چھوٹے موٹے قبائلی جھگڑے ہیں یہ ہر جگہ ہوتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی دوسرے صوبوں کی نسبت یہاں امن و امان کا مسئلہ بہتر ہے آپ سندھ کو دیکھیں آپ پنجاب کو دیکھیں دوسرے صوبوں میں جائیں اس صوبوں کی نسبت پھر بھی ہمارے صوبے میں امن و امان کا مسئلہ بہتر ہے جہاں تک آپ نے اسلحہ کی نمائش کی بات کی میرے خیال میں اسلام آباد میں بھی یہ ہو رہا ہے اور بلوچستان میں جہاں تک امن و امان کا مسئلہ ہے یہ میں نے پہلے بھی کہا کہ کچھ چھوٹے موٹے قبائلی جھگڑے ہیں لیکن پولیٹیکل پارٹی یا عوامی نمائندوں میں سے ہم کوئی بھی Involve نہیں ہے ہماری جمعیت العمائے اسلام بلوچستان میں جو امن و امان کا مسئلہ ہے۔ آپ گلستان کو لے لیں یا آپ مکران میں جائیں امن و امان یا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کریٹ Create کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ ہے جو آئی کا ہے۔ جے یو آئی ہر سال ہمارے مکران میں سالوں سے پانچ سے دس قتل کرواتا ہے اس کا خود سید شیر جان صاحب گواہی دے سکتا ہے وہی بیٹھا ہے یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ آج کل وہ بھائیوں کے قاتلوں کے ساتھ بھی بیٹھا ہوا ہے یہ گواہی خود دے سکتا ہے کہ ہر سال مکران میں پانچ سے دس قتل کرواتے ہیں جے یو آئی کا ہاتھ ہے اور یہی گلستان میں بھی پٹھانوں کو آپس میں لڑانے میں جے یو آئی کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ (مداخلت) آپ بیٹھیں میں تقریر کر رہا ہوں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہ امن و امان کا موضوع ہے یا جمعیت العمائے اسلام کے خلاف بول رہا ہے؟

مسٹر محمد ایوب بلیدی :- میں امن و امان کی بات کر رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں؟

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! ادھر جو ہمارے وزیر صاحبان ہیں وزیر اعلیٰ صاحب ہیں کوئیں اس پر ایسے بیٹھے ہیں میرے خیال میں یہ تو جمعیت العمائے اسلام کے خلاف بول رہے ہیں امن و امان کا مسئلہ ہے۔ (شور)

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر) :- امن و امان کو کرٹ Create کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ ہے یو آئی کا ہے میں پھر کس کو کہیں ٹھیک ہے ہر سال ہم نے کوشش کی ہے ہماری گورنمنٹ نے کوشش کی ہے جہاں تک مولوی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر ہماری گورنمنٹ ایف سی کو اتنا پیسہ دے رہی ہے امن و امان کو مینٹین Maintain کرنے کے لئے جو مسئلہ آپ لوگ کرٹ Create کر رہے ہیں اس پر یہ پیسہ صالح ہو رہا ہے اور ہمارے مکران میں بھی اور گلستان میں بھی آپ لوگ یہ مسئلہ نہ کریں انشاء اللہ ہمارا یہ پیسہ ترقیاتی کاموں پر جائے گا۔ جہاں تک آپ نے سفارش کی بات کی کہ ڈی سی بھی مجرموں کو سفارش پر چھوڑ دیتے ہیں آپ نے یہاں جلسہ کیا آپ نے یہاں جلوس نکالا آپ نے پولیس والوں کو مارا ایک قتل آپ نے کیا آپ لوگوں نے سی ایم کے ہاتھ پاؤں پکڑے کہ خدا کے لئے ان کو چھوڑو آپ جانتے تھے کہ یہ مجرم ہیں آپ نے کیوں ان کی سفارش کی؟ اور جہاں تک اپائنٹ Appoutment کی بات ہے یا پوسٹینگ ٹرانسفر کی بات ہے میرے خیال میں آپ دن میں دو تین چکری۔ ایم کے پاس اور میرے آفس میں آتے ہو کہ تحصیلدار کو فلاں جگہ اور اے سی کو فلاں جگہ کر دو۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں نے ایک سفارش کی وہ بھی نہیں مانی گئی آئندہ توبہ ہے بلیدی صاحب سے۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی :- میں نے اس لئے نہیں مانا۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وہ ہمیں ایم پی اے نہیں سمجھتے ہمارا آئندہ آپ کے گورنمنٹ کے کاموں میں نہ کوئی ہاتھ ہو گا آپ جانیں آپ کا کام جانے۔ (شور)

سعید احمد ہاشمی (وزیر) :- جناب اسپیکر! اس سے یہ ثابت ہوا جو یہ کہتے ہیں اس پر خود یہ عمل نہیں کرتے اس ایوان میں یہ ثابت ہوا بڑا افسوس کی بات ہے کہ معزز رکن ہیں تلقین کرتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے سفارشی کرتے ہیں افسوس ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں نے آدمی کی سفارش کی اچھا آدمی تھا چھ مہینے کے لئے بیٹھایا تھا پھر یہ نہیں ہے کس کی سفارش پر وہ اچھا آدمی تھا جناب اسپیکر

جناب اسپیکر :- آپ تشریف رکھیں وہ بات کریں

مسٹر محمد ایوب بلیدی :- میں نے اس کو مولانا صاحب کی ریکمنڈیشن پر ٹرانسفر نہیں کیا مجھے یہ معلوم تھا کہ امن و امان کے مسئلے کو پیدا کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ مولوی صاحب کا ہے میں یہ جانتا تھا کہ مولوی صاحب کے ریکمنڈیشن پر اگر اس کو بھیج دوں تو مولوی صاحب اور بھی مسئلے وہاں کھڑا کریں گے اس لئے میں نے مولوی صاحب کی سفارش نہیں مانی تو میں آخر میں یہ کہتا ہوں کہ کچھ پراہلے ہمارے صوبے میں ہیں چھوٹے موٹے قبائلی مسئلے ہیں لیکن باقی صوبوں سے پھر بھی یہاں امن و امان کی صورت حال بہتر ہے۔ شکریہ

جناب اسپیکر :- ڈاکٹر سردار محمد حسین صاحب

ڈاکٹر سردار محمد حسین :- جناب اسپیکر! امن و امان پر تو مولانا عبدالباری صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا میں آج اس ایوان کو فرنیچر کور کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں جناب اسپیکر آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ ہماری خاران ڈسٹرکٹ مکران ڈسٹرکٹ اور ہمارے یہ جن کے علاقے میں چمن علاقے کا تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں وہاں نہیں گیا ہوں یا مکران ڈویژن میں نہیں گیا ہوں لیکن میں خاران اور چانی کا ذکر ضرور کروں گا خاران اور چانی ڈسٹرکٹ میں فرنیچر کور کی جیسے سے وہاں کے شہری اتنے خوف و ہراس میں ہیں کہ ایک معمولی کام کے لئے ایک چھوٹے سے مسئلے کے لئے وہ لوگوں کے گھروں میں جاتے ہیں تلاشی

لینے کے لئے حالانکہ ان کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ ایک کولر کے لئے جا کر لوگوں کو تنگ کریں ایک گیلن پیٹرول کے لئے لوگوں کو تنگ کریں جبکہ ان کی ڈیوٹی ہے کہ وہ سرحدی علاقوں میں اسلحہ یا منشیات کے لئے ان کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ وہ اس قسم کی چیزوں کی روک تھام کریں ان کی ڈیوٹی یہ نہیں ہے کہ لوگوں کو بسوں سے اتار کر اس گرمی میں لوگوں کو خوار کریں میں کل کا ذکر کرونگا۔ کل میں خاران سے کوئٹہ آرہا تھا گلنگور چین پر کم از کم تین چار بیسیں انہوں نے روکی تھیں اس میں میرے خیال میں خدا میرے ایمان کو خراب نہ کرے میں یہ ضرور کہوں گا کہ بارہ یا پندرہ کولر سے زیادہ اور کوئی آئیٹم اس میں نہیں تھے کولر وہ بھی ایرانی کولر جو سو روپے میں ملتے ہیں وہ بھی ایک ایک آدمی کا تھا یہ بھی نہیں کہ وہ ایک ہی آدمی لائے تھے بلکہ پندرہ بیس آدمیوں کے تھے یہی فرنیچر والوں نے اس کو اتارا تھا تمام لوگوں کو اس گرمی میں تکلیف دی تھی کم از کم تین گھنٹے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ کل کے اس چیز کی انکوائری کریں کہ تین گھنٹے جو یہ بیس وہاں پر کھڑی تھیں یہ لوگ وہاں اس گرمی میں خوار ہوئے تھے وہاں نہ پانی نہ کوئی بندوبست ہے آیا فرنیچر کور کی ڈیوٹی یہی ہے؟ تو اس کی وضاحت ہونی چاہیے اگر ان کی ڈیوٹی یہ نہیں ہے تو میں آج اس ایوان میں سفارش کرونگا اور گزارش بھی کرونگا کہ خدا را اس مسئلے کے لئے ایک اقدام اٹھایا جائے تاکہ ہمارے جو بارڈر کے رہنے والے لوگ ہیں ان کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ (شکریہ)

جناب اسپیکر :- جناب عبدالحمید خان صاحب

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) :- جناب اسپیکر صاحب! امن و امان کا مسئلہ واقعی ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے بلوچستان میں جہاں امن و امان کا مسئلہ اتنا اچھا بھی نہیں ہے جتنا ہونا چاہیے مگر اتنا خراب بھی نہیں ہے تو گویا معاملہ برابر کا ہے۔ اتنی خاص بات نہیں ہے بلوچستان میں کہیں کہ معاملہ بڑا سنگین ہے جہاں تک مولانا باری صاحب کا تعلق ہے جنہوں نے گورنمنٹ پر امن و امان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں یہ کہوں گا کہ مولانا

صاحب خود بھی الزامات سے من النعمت الپارٹی بری الذمہ نہیں جیسا کہ ہمارے ساتھی عبید اللہ بابت نے کہا ہمارے گلستان کا جھگڑا جو تقریباً سارے ایوان کے ممبران کو پتہ ہے کہ وہاں بہت اموات ہوئی ہیں بہت سارے قتل ہوئے ہیں اور معاملہ ابھی تک ویسے کا ویسا چل رہا ہے ابھی مسئلہ قریب نظر نہیں آرہا ہے کہ کوئی فیصلہ ہوگا یا نہیں ہوگا بہر حال اس سارے جھگڑے میں مولانا صاحب اپنے آپ کو بری الزامہ نہیں ٹھہرا سکتا یہ سلسلہ جب شروع ہوا حاجی محمد خان کے قتل کے بعد جیسے کہ ہمارے ساتھی نہ کہا اس میں ان کے پارٹی کے دو تین لوگوں نے باقاعدہ گواہی دی پبلک میٹینگز میں اور پرائیوٹ اجتماعات میں ہر موقع جو ان کو ہاتھ آیا ان کے دو تین ممبران ہیں اگر وہ چاہیں تو میں نام بھی بتا سکتا ہوں جن لوگوں نے اس سلسلے میں گواہی دی ہے (مداخلت)

مولانا عبدالباری :- ثبوت فراہم کریں۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- میں نیپ ریکارڈ بھی آپ کو فراہم کر سکتا ہوں ثبوت نہیں اگر میں نے نیپ ریکارڈ فراہم کیا؟ میں نیپ ریکارڈ بھی فراہم کرونگا کہ آپ کی پارٹی کے تین بڑے بزرگوں نے باقاعدہ گواہی دی کہ اس قتل میں محمود خان اور اس کے خاندان کا ہاتھ ہے یہاں سے یہ جھگڑا شروع ہوا ہے اس سے کیسے آپ اپنے آپ کو بری الذمہ ٹھہراتے ہیں اور پھر وہ لوگ جو آپ کے دو ٹرژ ہیں جو آپ کے ساتھی ہیں جو آپ کے پارٹی کے ممبرز ہیں آپ اس ایوان کو یہ کیوں نہیں بتاتے ہیں کہ وہ انٹرنیشنل اسمگلرز ہیں۔ آپ اس ایوان کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ وہ ہیروین فروش ہیں جو آپ کے لئے آپ کے الیکشن کے لئے کام کر رہے تھے آپ انصاف کی بات کرتے ہو اسلام کی بات کرتے ہو اس کی تردید تو آپ کریں کہ وہ لوگ کنونینسنگ کر رہے تھے آپ کے لئے ووٹ ڈھونڈ رہے تھے بہ نفس نفیس آپ کے لئے ووٹ ڈھونڈ رہے تھے وہ انٹرنیشنل اسمگلرز ہیں۔ (مداخلت)

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ بہ نفس نفیس آپ

کے گلستان سے میں بہ نفس نفیس کھڑا نہیں تھا (شور)

مسٹر عبد الحمید اچکزئی (وزیر) :- مولانا ابھی آپ مداخلت کر رہے ہیں اپنی بات کو چھپانے کے لئے

مولانا عبد الباری :- آپ کیوں اتنا جذباتی ہو رہے ہیں۔

مسٹر عبد الحمید اچکزئی (وزیر) :- اس طرح سے نہیں جھٹلا سکتے ہیں اس کا آپ حصہ ہیں اس بیروین فروشی کا آپ حصہ ہیں آپ اور آپ کی پارٹی اور آپ کے ووٹرز آپ باقاعدہ ان لوگوں کو سپورٹ کر رہے ہیں اور ملیشیا والے جو آپ سے سوگز کے فاصلے پر ہے سوگز کا فاصلہ ہے آپ کے ووٹرز آپ کے پارٹی اور ملیشیا کے درمیان کئی عرصے سے کئی سالوں سے اسمگلنگ ہو رہی ہے اور یہ ریڈ سرکل Red Circle ہے۔

مسٹر عبد الحمید اچکزئی (وزیر آبپاشی و ترقیات) :- گورنمنٹ آف

بلوچستان کے خلاف تو آپ کی اپنی پیرالل انٹیلیجنس آرگنائزیشن Prallel

Intelligence Organistion ہے اس کو بھی کہہ دیں کہ آپ اور آپ کی پارٹی اور آپ کے ووٹرز کس حد تک اس میں ملوث ہیں دوسری بات اور دوسرا ثبوت۔

جناب اسپیکر :- خان صاحب آپ قرارداد کی -- دفاع کریں تو میرے خیال میں بہتر ہے۔

وزیر آبپاشی و ترقیات :- مولانا صاحب ذرا اب آپ ابھی ہم کو بھی تو سنیں۔ آپ نے تو ہمیں بہت سنایا۔ جناب اسپیکر! بالکل یہاں پر انہیں چیلنج کرتا ہوں مولانا صاحب کو خصوصاً اگر اس میں ایک بات بھی غلط ثابت ہوئی جو میں نے اس ہاؤس کے سامنے کی ہے تو میں اپنے آپ کو مجرم ٹھہراتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے (مداخلت)

مولانا عبد الباری :- یہ چیلنج کی بات کرتے ہیں میں بھی چیلنج دیتا ہوں۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب آپ بیٹھیں آپ کو کیا پتہ لگ رہے ہیں (مداخلت) ایسا تو نہیں ہے کہ اس ہاؤس میں جو آپ کی مرضی آئے اسلام کے نام پر بڑی بڑی آیات پڑھ کر۔۔۔ اسلام کے ساتھ آپ کا تعلق بڑی دور کا ہے جب تک قوم کا تعلق ہے تو عبید اللہ بابت اٹھ کر باہر چلا گیا ہے مجھے علامہ اقبال کا ایک شعر یاد آیا مولانا ہمیشہ قوم قوم کی بات کرتے ہیں اقبال کا ایک شعر ہے

- قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے

اس کو کیا جانیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام؟

وہ تو علامہ اقبال نے خود کہا ہے یہ تو میں نہیں کہتا ہوں۔ (ڈیک بچائے گئے) یہ دو رکعت کے پڑھنے والے اماموں کا کام تو نہیں ہے..... (مداخلت)

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! یہ نماز کی توہین کر رہے ہیں اسلام کی توہین کر رہے ہیں اور یہ تو میرے خیال میں اس ایوان مقدس کی بھی توہین کر رہے ہیں خان صاحب کو اسلام سے کیا تکلیف ہے؟ جناب اسپیکر!

مولانا عبدالواسع :- جناب اسپیکر! یہ نماز اور اسلام کی توہین کر رہے ہیں یہ اپنے الفاظ واپس لیں

جناب اسپیکر :- ایسے شاعروں نے ایسے بہت سے شعر کہے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- جناب اسپیکر! میں اپنی تقریر مختصر کرتا ہوں۔

یہ بحث تو بڑی لمبی ہے مولانا صاحب کے بڑے بڑے لمبے ہاتھ ہیں ان سب معاملوں میں ہیروئین فروش میں۔ اور

جناب اسپیکر :- خان صاحب آپ ان سے مقابلہ نہ کریں۔ چونکہ وہ محرک تھے

اس لئے انہوں نے تیس منٹ بولا ہے۔ آپ کا چندرہ منٹ کا ٹائم ہے۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب نے تحریک التوا بھی لائی ہے کوئٹہ کا جو قتل ہوتا ہے وہ اس پر تحریک التوا لے آتا ہے۔ ہر تیسرے دن آپ کے حلقے کے ساتھ ہی ہمارے جلوس پر فائرنگ کی ہے وہ آپ کے ووٹرز نے کی ہے اس میں جو قتل ہوا ہے اس کے متعلق آپ تحریک التوا کیوں نہیں لائے؟ کیا بات ہے کہ ایک قتل کے بارے میں آپ (مداخلت) انہوں۔

مولانا عبدالباری :- خان صاحب یہ بلوچستان اسمبلی ہے پاکستان نہیں ہے۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- ایک قتل کے متعلق تو آپ تحریک التوا لاتے ہیں لیکن دوسرے قتل کے متعلق جو آپ کے حلقے میں ہوتا ہے تحریک نہیں لاتے؟ دن رات وہاں ڈاکے پڑتے ہیں ٹرک لوٹے جاتے ہیں پک اپ لوٹے جاتے ہیں ڈرائیوروں کو لوٹا جاتا ہے تو اس کے متعلق آپ تحریک التوا کیوں نہیں لاتے؟ (مداخلت) اس لئے کہ وہ آپ کی پارٹی کے لوگ ہیں؟

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! ہمارے پورے ڈسٹرکٹ پشین میں امن و امان ہے۔ پشین میں امن و امان ہے بس۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب یہ الزام ہے۔ یہ صرف بس کی بات نہیں ہے۔ آپ ایک قتل کے متعلق تو تحریک التوا لائے ہیں اور آپ کے گھر میں جو قتل ہوئے ہیں اس کے متعلق آپ تحریک التوا کیوں نہیں لاتے ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں براہ راست آپ کا۔ (مداخلت)

مولانا عبدالباری :- گھر کی بات ہم خود حل کر سکتے ہیں ہمارے گھر کی بات ہم پر چھوڑ دو ہم خود حل کر سکتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- مولانا صاحب ان سب باتوں کے علاوہ
آپ فیصلہ کریں۔

جناب اسپیکر :- آپ مجھے مخاطب کریں۔

مسٹر عبدالحمید اچکزئی (وزیر) :- جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے میں
آزائیل ممبر مولانا عبدالباری کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ ان حالات میں یہ شواہد ہیں
آپ کے خلاف یہ جو الزامات ہیں آپ کے خلاف ہم آپ کو ہی اپنے جھگڑے میں منصف
بنائیں تو کیا منصف بنائیں آپ کو اور آپ ہمارا فیصلہ کریں جناب آپ تو فریق ہیں اس میں ہم
اس لئے آپ کو منصف نہیں بناتے نہیں بنانا چاہتے ہیں کہ آپ اس میں ملوث ہیں اور آپ
ان کے وہ ہیں اور آپ کے بڑے بڑے ٹیپ موجود ہیں ہمارے پاس اگر آپ سننا چاہیں تو ہم
سب ہاؤس کو سنا سکتے ہیں تو اصل بات یہ ہے جہاں تک ملیشیا کا تعلق ہے اس سے ایگری
Agree کرتے ہیں کہ ملیشیا ایف۔ سی کی جو فورس ہے بلوچستان میں جناب اسپیکر صاحب
اس سے ہمیں خود بھی شکایت ہے کہ چن کے بارے میں بھی شکایت ہے بعض اوقات ایف۔
سی سے بڑے عجیب قسم کے جرائم سرزد ہو جاتے ہیں ہم یہ بات میرے خیال میں غور کرنا ہوگا
اور حکومت کو بھی اس کو کنسیدر Consider کرنا پڑے گا کہ یہ بات طریقہ سے فیڈرل
گورنمنٹ کے سامنے رکھی جائے اور نہ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ بعض اوقات جب
ایف۔ سی انٹرسٹ Interest ہوتی ہے تو اس معاملوں میں اپنی جو لوکل ایڈمنسٹریشن ہوتے
ہے وہ اس کی بات کو نہیں مانتے ہیں یا اس کے آرڈر کو نہیں مانا جاتا ہے اس بات سے ہمیں
آزائیل ممبر سے اتفاق ہے اور یہ بات ہماری گورنمنٹ کو میرے خیال میں سنجیدہ سنگین
طریقے سے سوچنا پڑیگا۔ شکریہ جی۔

جناب اسپیکر :- شکریہ کوئی اور ممبر۔ جی۔ سردار اختر مینگل

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! کیونکہ آج اس موضوع پر بحث ہو رہی

ہے لاء اینڈ آرڈر سیجوایشن پر بات ہو رہی ہے ایسا لگتا ہے کہ موجودہ امن و امان کا جو مسئلہ ہے اس پر تمام حضرات مطمئن ہیں کسی نے اتنی بڑی شکایت بھی کی ہے اس ایوان میں اور اس ایوان کے حوالے سے کہا گیا ہے جو ایسے دلائل دیئے جا رہے ہیں ایک دوسرے پر الزامات کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے اس کے علاوہ جناب اسپیکر! جب سے دنیا وجود میں آئی ہے جب سے انسان نے اس زمین پر قدم رکھا ہے دنیا کا ایسا کوئی علاقہ نہیں ہے اگر یہ کہا جائے اس سلسلہ میں امن و امان کا مسئلہ بالکل نہیں ہے۔ لاء اینڈ آرڈر سیجوایشن بالکل تسلی بخش ہے۔ ہم سے زیادہ ترقی پسند ممالک ہیں وہ خود اس چیز کا اعتراف کرتے ہیں ہم سے زیادہ سولائیزڈ Cevilized علاقے ہیں وہ خود امن و امان کے مسئلے کی شکایت کر رہے ہیں لہذا افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ہم ان حقیقتوں کو جانتے ہوئے بھی ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان حقیقتوں کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی ان سے چشم پوشی کر رہے ہیں وہ حقیقتیں روزمرہ ہمیں اور آپ کو جن کا سامنا ہے ہم ان کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں اس کا الزام ہماری حکومت پر ہے ہم ان کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کہیں امن و امان کا مسئلہ چھینڑنے سے ہماری حکومت غیر مستحکم نہ ہو جائے۔ جناب اسپیکر! تمیں چالیس آدمی وہاں مرے لیکن اس کو چھوٹا سا مسئلہ قرار دیا جاتا ہے یہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کوئی ایسا دن نہیں کہ بلوچستان میں خالی نہیں جاتا کہ جس دن قتل و غارت نہ ہو اگر ہم صرف اس کو قبائلیت کا نام دیں اور لاء اینڈ آرڈر سیجوایشن ہے ہی نہیں بلکہ یہ قبائلیت ہے تو کیا اس صوبہ کی حکومت قبائلی ہے کیونکہ ہر چیز میں حکومت دعویٰ کرتی ہے ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم منتخب کردہ نمائندے ہیں اور نمائندہ حکومت میں پھر اس کو قبائلیت کا نام بھی دیا جاتا ہے کیا وہ قبائلیت حکومت دائرہ اختیار میں نہیں ہے؟ کیا حکومت کو ان معاملات پر کنٹرول نہیں ہے؟ کیا حکومت ان پر کنٹرول نہیں کر سکتی؟ آخر اس کی کیا وجوہات ہیں ان کو قبائل کی چھوٹ دی جا رہی ہے اس کی وجوہات ہیں کہ کھلے عام اسلحہ کی نمائش کی جا رہی ہے کئی واقعات ہیں جن کی مولانا باری صاحب نے نشان دہی کی ہے اور معزز رکن عبدالحمید خان صاحب نے بھی

اس کی نشان دہی کی ہے کونڈہ شہر کی حالت یہاں جو عوام محسوس کر رہے ہیں نہ جانے عوامی نمائندے محسوس کر رہے ہیں یا نہیں کہ ایک جو عوام محسوس کر رہے ہیں وہ ایسا ہے کہ آتش فشاں پر ہم لوگ بیٹھے ہیں۔ جو کس بھی وقت پھٹ سکتا ہے یہاں کا کوئی روڈ کوئی گلی یا کوئی دوکان کا برآمدہ خالی نہیں کہ جہاں مسلح لوگ نہ بیٹھے ہوئے نہ دیکھے جاتے ہوں۔ مسلح لوگ اگر امن ہے تو چڑیا مارنے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں؟ میرے خیال میں اگر امن و امان ہے جناح روڈ پر کوئی شکار کے لئے تو نہیں گھوم رہا ہے امن و امان کا مسئلہ ہے کہ ہر کوئی اپنی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ جس ملک میں جس شہر میں ہر شہری اپنی حفاظت خود کرتا ہو اور اپنی حفاظت کرنے کے لئے نکلا ہو۔۔ جناب اسپیکر۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ناکام ہو گئی ہے اگر شہری کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت خود کرے تو یہاں پر پولیس فورس یہاں پر ہی آئیں۔ یہاں پر لیویز اور ملیشیا کا کیا کام ہے؟ یہ تو قیامت کے دن یہ ہم جاتے ہیں ہمارے کام نہیں آئے گا زیارت کا ڈی سی جو مقامی انتظامیہ کا سربراہ کہلاتا ہے۔ وہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔ راکٹ لاسچرز ہیں۔ سب کچھ بلوچستان میں ہیں۔ پہلے ایک دور تھا کہ دوسرے صوبوں میں لاء اینڈ کی صورت حال خراب ہوتی تھی تو سب بلوچستان کا رخ کرتے تھے۔ جب تک ان صوبوں کے حالات بہتر ہوں وہ یہاں پر پناہ لیں۔ اب ہم کہاں پناہ لینے جائیں۔ دائیں دیکھو تو خانہ جنگی بائیں دیکھو تو وہی خانہ جنگی۔ کس کی طرف ہم پناہ لینے جائیں؟ ہر جگہ خانہ جنگی۔ سندھ میں حالت تو واقعی بہت خراب ہیں مگر بلوچستان کے حالات کو تو سندھ سے بہتر نہیں۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کوئی ڈسٹرکٹ ایسی ہو جس میں یہ کہا گیا ہے کہ بہتر ہے۔ میرے خیال میں کوئی اس کی آج تک مثال نہیں دے سکتا۔ کونڈہ میں جو حالیہ واقعات ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں میں روڈ پر بازار میں شاپنگ سینٹر کے درمیان دو گروہوں کے درمیان جو فائرنگ ہوئی۔ اس میں کون سے آدمی مارے گئے تھے۔ اس میں کون سے اشخاص تھے جو مارے گئے تھے۔ اس کی طرف حکومت نے کیا اقدام کیے ہیں؟ حالانکہ سرکاری اہلکار بھی اس واقعات میں مارے گئے تھے۔ چلو عوام سے ہمدردی نہیں تو جو سرکاری اہلکار مارے گئے تھے ان کے

لئے حکومت نے کیا پیش قدمی کی ہے؟ جناب اسپیکر! اس کے علاوہ جب ہم نے کل ایک قرار داد پیش کی تھی۔ الیکشن کے سلسلہ میں ہمارے آراہیل فئسٹرنے خود ہی اس بات کا اعتراف کر لیا تھا۔ کہ گلستان میں امن و امان کا مسئلہ ہے۔ لیکن آج کہہ رہے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پتہ نہیں دو دنوں میں یہ مسئلہ کیسے حل ہو گئے؟ جادو کی کوئی چھڑی گھما دی گئی کہ مسئلہ حل ہو گئے۔ کل تک مسئلہ تھے آج وہ مسئلہ مسئلہ نہ رہے۔ جناب اسپیکر! اس مسئلہ پر وہاں سے تو خاموشی سب مطمئن نظر آتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہ ہو کہ یہ صرف لاء اینڈ آڈر کی سیچو ایشن سندھی میں کہتے ہیں ((سندھی کماوت بیان کی)) اس میں تو مجھے لگتا ہے کہ اس میں تو مجھے لگتا ہے کہ لاء کی لاء پیٹ گئی ہے۔ مہربانی۔

مسٹر محمد اکرم بلوچ (وزیر) :- جناب اسپیکر! آج جو امن و امان پر موضوع

زیر بحث ہے۔

مولانا عبدالباری صاحب نے تو ایک خاص واقعہ جس میں ایک ڈرائیور قتل ہوا مسئلہ پر بات کی۔ ہمارے حزب مخالف کے جانب کے دوستوں نے اس کو ایک بہت اہم بحث بنا کر طول دیا اور ہمارے سردار اختر مینگل صاحب نے بہت اچھی باتیں بھی کہیں امید ہے کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلوچستان میں نیم جاگیردارانہ اور قبائلی معاشرہ ہے۔ یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ تو ہر معاشرے میں ہوتے ہیں۔ جیسے سردار صاحب نے فرمایا ترقیافتہ معاشرہ ہو یا کوئی غیر ترقیافتہ معاشرہ۔ اس طرح اگر ہم کلی صورت حال کا بھی جائزہ لیں اور اس طرح امن و امان کا بھی مسئلہ ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے بھی اس کو اہمیت دی ہے اور یہ معاملہ ہر وقت زیر بحث رہتا ہے۔ کہ کس طرح ہم امن و امان کے مسئلہ کو کنٹرول کریں۔ تاکہ ہم لوگوں کو امن و سکون کے مسئلہ کو کنٹرول کریں۔ تاکہ ہم لوگوں کو امن و سکون اور آرام کی زندگی گزاریں۔ جس طرح سردار اختر صاحب نے فرمایا کہ تھوڑا بہت قبائلی معاشرہ ہے۔ مسئلہ مسائل ہوتے ہیں۔ اگر سردار صاحب ساتھ دیں معاشرے کو بہتر بنانے میں ہم سب مل بیٹھ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بہت سے مسئلے حل ہو جائیں۔ قبائلی معاشرے میں کچھ

ایسے مسئلے ہیں جو کئی سالوں سے چلے آرہے ہیں۔ یہ مسئلے موجودہ حکومت کے پیدا کردہ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ تو قبائلی معاشرہ ہے اس کے اپنے رسم و رواج ہیں۔ کچھ حالات ہیں کچھ ماحول ہے۔ جب ہم آتے ہیں موجودہ حکومت کے دور میں تو ہم دیکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ جو اس طرح سنگین ہو۔ جس پر ہمارے بحث ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت باقی صوبوں سے بہ نسبتاً بہت ہی بہتر اور اچھی ہے۔ اور اس حکومت کا لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر اچھی طرح کنٹرول ہے۔ اگر سندھ کی صورت حال کو دیکھیں اور اگر اس کے شہر کراچی کو دیکھیں جو ایک بین الاقوامی شہر ہے جس میں ایک مذہب اور صاف ستھرا معاشرہ بھی ہے اور وہاں قبائلی نظام بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کراچی کے حالات کو دیکھیں کس طرح گھمبیر ہے سیریس ہے۔ اس طرح آپ پنجاب کو بھی دیکھیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب جو اس ملک میں رہے ہیں۔ اس معاشرے میں رہ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس معاشرہ میں مسئلے مسائل تو پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ہمیں خدا اور رسول پر یقین ہے۔ کچھ ایسے مسئلے پیدا ہوتے ہیں جن پر انسان کو بھی عمل دخل نہیں ہوتا ہے۔ اس پر ہم کبھی کبھی بے بس ہو جاتے ہیں۔ اس بارے میں شاید مولانا صاحب بہتر جانتے ہیں وہ انسان کی تقدیر میں ہوتا ہے۔ بعض ایسے معاملے جو آجاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے صوبے میں ایسا کوئی مسئلہ سنگین اور سیریس نہیں ہے۔ نسبتاً دوسرے صوبوں کے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست جنہوں نے بڑے تلخ لب و لہجہ کا انداز اس مسئلہ پر اختیار کیا ان میں مولانا باری صاحب بھی تھے۔ یہ مسئلے وہی ہیں جو پرانے چلے آرہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر بیٹھ کر جتنے ہمارے معاشرے کے معزز لوگ ہیں وہ کام کریں۔ اس سے پہلے بھی جرمہ تشکیل دیا جا چکا ہے اور اب بھی اس پر بات ہو سکتی ہے۔ ہمارے جتنے بھی قبائلی جھگڑے ہیں اسے ہمارے بڑے بزرگ مل بیٹھ کر حل کر سکتے ہیں۔ مہربانی۔

سید شیرجان بلوچ :- جناب والا امن و امان کی صورت حال پر بحث ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں جو آزاہیل فشر نے کہا کہ بلوچستان میں یہ مسئلہ اتنا سنگین اور سیریس نہیں

ہے ایک بات ہمیں کلی طور پر ذہن میں رکھنا چاہیے۔ کہ آہستہ آہستہ جرائم کی شرح میں اضافہ ہوتا ہی چلا جا رہا ہے۔ کونٹہ شرکی ناگفتہ بہ حالت اس کے علاوہ مکران میں اور ہنجاگور میں حال ہی میں ہمارے ڈی ایچ او صاحب پر فائرنگ کی گئی جس میں وہ بال بال بچ گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آگ بلوچستان میں پھیلی ہی چلی جا رہی ہے بلوچستان کے اندر اس لئے کوئی ایسا لائحہ عمل یہاں پر ترتیب دیا جائے مل بیٹھ کر قبائلی سطح پر، محلی سطح پر جیسے بھی ہو اس کو کنٹرول کیا جائے اور اس آگ کو پھیلنے نہ دیا جائے۔ ہم اس بحث کو اس لئے لائے اور ایک قرارداد کے ذریعہ اتنے بڑے مسئلہ زیر بحث لے آئے لاء اینڈ آرڈر پر کے یہ ایک مسئلہ ہے۔ اور اس کو زیر بحث لانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہم حزب اختلاف کی طرف سے بھی اور حزب اقتدار کی طرف سے بھی ایک ایسا لائحہ عمل اس ایوان میں ترتیب دیں اور اس رو پر چلیں تاکہ تمام قبائل اور وہاں کے جو حالات اس وقت سے ملے ہیں خصوصی طور سے ملے ہیں جنرل ضیا الحق کے دوسرے اور جو افغان مسئلہ چھڑا اس کے بعد سارے افغانی ہمارے پاس آئے۔ کلاشکوف آیا ہیروئین آئی انٹرنیشنل ڈرگ اسمگلنگ کے روٹس routes ہمارے روٹس routes بن گئے۔ ہمارے مکران میں یا اس بالائی علاقوں میں آتے جاتے ہزاروں لوگ اپنے ساتھ مشین گنیں وغیرہ اپنے ساتھ لے آئے۔ یہ چیزیں ہمیں ورثے میں ملی ہی تو ہیں۔ لیکن اب اس آگ کو بجھانے کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے تاکہ یہ آگے ہمارے اس پر امن صوبے میں جو بہ نسبت ہمارے منسٹر صاحب کے بقول دوسرے صوبوں کے یہاں کے حالات قدر بہتر ہیں۔ مگر اس بہتری پر ہم مطمئن نہ ہو جائیں۔ اس بہتری کو ہم یہ نہیں کہیں کہ بالکل سنگین نہیں ہے اور یہ مسئلہ سیریس نہیں ہے۔ امن و امان کا مسئلہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اور آج بھی ہو رہا ہے تو اس لئے ہماری درخواست ہے اللہ ہے اس کو درست کیا جائے۔

مسٹر محمد ایوب بلیدی (وزیر) :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! میں سید شیرجان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مکران میں ایک سال میں ایک دفعہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ

پیدا ہو جاتا ہے اس میں جے یو آئی کا ہاتھ ہے کہ نہیں ہے۔ میں انفارمیشن کے لئے پوچھتا ہوں

۹

سید شیرجان بلوچ :- جناب والا! میں تو کہتا ہوں اگر امن و امان میں میرا ہاتھ ہے اور میں مجرم ہوں تو مجھے سزا دی جائے چاہے وہ جے یو آئی ہو بی این ایم ہو یا پاکستان پیپلز پارٹی ہو اس کے ارکان ہوں چاہے قبائلی سردار ہوں۔ ان کو سزا دی جائے جس طرح اختر مینگل صابے نے کہا ہے کہ ہم اس کو کنٹرول کر سکتے ہیں تو ہم اس کو کنٹرول کریں۔

جناب اسپیکر :- محمد ایوب بلیدی صاحب اب آپ تشریف رکھیں۔

سید شیرجان بلوچ :- جناب والا! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر تو طویل بحث آج ہو رہی ہے تو اس کے حل کے لئے حکمت عملی بھی ہونی چاہئے اور اسے فوری طور پر کنٹرول کیا جاسکے۔

جناب اسپیکر :- ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) :- جناب والا! جو معاملہ چل رہا ہے اور یہاں مسئلہ پیش ہے یہ واقعی ٹھیک ہے اور ہم کو اس کی ضرورت ہے اور اس پر بحث کی ضرورت ہے اور اس پر بحث مباحثہ کی بھی ضرورت ہے بعض اس کے متعلق پوچھ رہے تھے اور بعض گھبر رہے تھے اور بعض ٹھوک و شبہات ظاہر کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ یہ مسئلہ ہے کہ یہاں امن و امان ہے یہاں پر سکون ہے کہ نہیں ہے۔ اگر آپ عام دنیا کے رواجات کے مطابق دیکھیں اور پھر اپنے صوبے کو دیکھیں اور اس کا مقابلہ دوسرے صوبوں سے کریں تو شاید ہم کئی صوبوں سے بہتر ہیں جہاں تک یہ معاملہ ہے قتل۔ ذکیقی، اغوا برائے تاوان وغیرہ یہ تو سب پاکستان میں ہوتے رہتے ہیں کیا یہ اتفاقہ مسئلہ ہے کیا یہ ہم لوگوں کی نا سمجھی کا مسئلہ ہے یا اس کے کچھ اور بیک گراؤنڈز ہیں کوئی اور وجہ ہے میرے خیال میں شاید ہم اس کے پس منظر کو بھول چکے ہیں۔ کہ یہ تمام مسائل تمام پاکستان میں کیوں اٹھ رہے ہیں اور کیوں جاری

ہیں اس کے پس منظر پر اگر نظر ڈالی جائے تو روس سے لے کر چیکو سلواکیہ اور تمام دنیا کے یہ ممالک جن میں فلکست و ریخت کا عمل جاری ہے بیس سالوں سے ہے اس کی زد میں افغانستان اور شاید ہمارا ملک بھی ہے یہ اتنا سادہ مسئلہ نہیں ہے کہ کہ فلاں پارٹی نے اٹھایا ہے فلاں نے اغوا کیا ہے اپنے پیسوں کے لئے فلاں کو اغوا کیا ہے قتل کیا ہے یہ مسئلہ نہیں ہے اس کے پیچھے بہت گہرے عوامل موجود ہیں ہم جب تک اس پر نظر نہیں ڈالیں گے ان کی وجوہات نہیں بتا سکتے ہیں اور نہ ان کے سدباب کے لئے کوئی طریقہ بتا سکتے ہیں۔ لہذا میں آپ لوگوں سے التماس کرتا ہوں کہ اگر ہم یہ سوچیں اس فلکست و ریخت کو سوچیں۔ کیا اس کی وجوہات سیاسی، اقتصادی، جغرافیائی اور تاریخی ہیں اور روس سے لے کر دنیا کے اس حصے تک اس میں کن کن اداروں کا ہاتھ تھا اور کن کن کا ہاتھ نہیں تھا وہ ہاتھ کیوں تھا تو اس بارے میں آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اس میں سی آئی اے سے لے کر اور سرمایہ دار ممالک سے لے کر دوسرے لوگوں کا ہاتھ تھا۔ جس نے تمام دنیا کو ڈسٹرب کیا ہے۔ اور اب وہ پچھتا رہے ہیں کاش ہم نے کونسی غلطی کی ہے کہ ہم نے دنیا کے بیلنس کو خراب کیا ہے ہر ایک اب اپنی بات پر پچھتا رہا ہے کہ دنیا کے بیلنس کو انہوں نے خراب کیا ہے اس کی زد سے ہم نہیں بچ سکتے ہیں اور ہمارے جو حالات ہیں کلاشکوف ہے اس میں سب کچھ ہے یہ ہندوق نہ کوئی شوق کے لئے اٹھاتا ہے۔ میں سردار اختر مینگل صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ نے کوئی چیز یا مارنے کے لئے اٹھاتا ہے اس میں آپ لوگوں سے التماس کرتا ہوں کہ آپ ہمارے صوبہ بلوچستان تک محدود رہیں اور دوسرے صوبے کو چھوڑیں یہ صوبہ ان حالات سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ کیونکہ افغانستان میں افراتفری کس کے ہاتھ ہوئی ہے؟ اس میں کیا ہمارا ہاتھ ہے؟ اس میں کن کن ملکوں کا ہاتھ ہے؟ کیا اس وجہ سے اس صوبہ میں امن و امان کا مسئلہ اٹھا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ امن و امان کا مسئلہ حکومت بلوچستان ختم کر سکتا ہے۔ یا ہم یوں کہہ دیتے ہیں کہ فلاں جگہ ڈکیتی ہوئی ہے۔ فلاں اغوا ہوا ہے تو آپ لوگ اور اس صوبے کے حکمران کیوں ختم نہیں کرتے ہیں جو مسائل شروع ہیں اور صوبے بلوچستان کے مسائل ہیں کوئی بھی

حکومت بلوچستان میں آجائے کیا وہ اس کو ختم کرنے کی اہل نہ ہو اس کی وجوہات بھی ہیں کہ اس ملک میں ایک سیاست تجاری ہے۔ اور وہ یہ سیاست ہے کہ لڑاؤ اور حکومت کو یہ انگریزوں کا پرانا حربہ ہے۔ قبائل کے ساتھ لڑاؤ۔ آدمی کو آدمی کو ساتھ لڑاؤ۔ پارٹی کو پارٹی کے ساتھ لڑا کر حکومت کر رہے ہیں وہ کونسے لوگ ہیں شاید ان کا نام نہ لے سکوں زور آور لوگ ہیں ہم کمزور ہیں ہم ان سے ڈرتے ہیں اگر ہم نے آج کس کا نام لیں تو ہمارے گلے میں کل پھندا ڈالیں گے اس کے باوجود کچھ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ یہ کیسے ہے۔ کچھ لوگ نہ دکھانے والے ان وزی بل (Invisible) نہ دیکھنے والے لوگ ہیں جو یہ سب تماشے کرا رہے ہیں۔ گلستان کے مسئلے سے لے کر کسی اور مسئلہ تک۔ یہ ان کے ہاتھ میں ہیں نہ ہم کچھ کر سکتے ہیں اور اس میں نہ صوبائی حکومت شاید کچھ کر سکے۔ کچھ دن پہلے گلستان کا یہ آخری جھگڑا ۲۰۱۲ء دن پہلے ہوا تھا ایک بڑے اراکے کا افسر کسی دوسرے افسر سے کہتا ہے کہ آپ لوگوں نے تو اس دفعہ لڑائی جلد ختم کر دی ہے۔ اس سے کیا اچھا ہوا۔ دو قبائل مر رہے تھے ہم نے لڑائی ختم کی۔ آپ اس کو پانچ چھ دن اور چلنے دیتے تاکہ کچھ اور لوگ بھی اس میں مریں۔ پھر ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ محمود خان اچکزئی اور احمد خان غیبزئی میں تصفیہ ہو رہا ہے تو اس نے کہا اچھی بات ہے کہ آگے بچھ جائے یہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نقصان دہ بات ہے ایسے ادارے یہ کام چلا رہے ہیں اور یہ قوتیں جن کو ہم کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں یہ ان کے ہاتھ میں ہے اور اب تو پولیس کو بھی وہ اپنے پاس لے جا رہے ہیں۔

لہذا میرے اور آپ کے پاس کیا ہے سڑنگ پر دور اور لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں آپ کو لڑانا ان کو آپس میں ختم کرانا۔ ہمیں اور آپ کو کمزور کرانا اور حکومت کو کرانا بھی ان کے ہاتھ میں ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں حکومت اور اپوزیشن ایمانداری سے یہ نہیں چاہتے ہیں کہ انسان دوسرے انسان سے نہ لڑے ایک پارٹی دوسری پارٹی سے نہ لڑے ایک قوم دوسرے قوم سے نہ لڑے۔ میرے خیال میں حکومت اس کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے لیکن بعض چیزیں جیسا کہ میں نے کہا بعض چیزیں نہ دیکھنے والی قوتوں کے ہاتھ میں ہے جو

ہمارے پاس وہ نہیں چھوڑتے ہیں۔ نہ آپ کے پاس ہے ان کی اپنی فورس ہے۔ جب ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ یہ فورس درمیان میں ڈال دیتے ہیں اور جب ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ تو اس فورس کو ہٹا دیتے ہیں پھر آپ اور ہم لڑتے ہیں کبھی اس کے لئے ہوم فیسٹر کے پاس جاتے ہیں کبھی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس کبھی وزیر کے پاس کہ بھائی یہ کیا ہو رہا ہے۔ فلاں فورس ہمارے درمیان کیوں مداخلت نہیں کر رہی ہے یا یہ فورس اس وقت تک کیوں مداخلت کر رہے ہیں لہذا میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں اور آپ سے رکوئسٹ request کرنا چاہتا ہوں وہ لوگ جو ان وزی بل Invisible ہیں نہ دکھائی دینے والے ہیں وہ مہربانی کر کے انسانی نقطہ نظر سے اسلامی نکتہ نظر سے ہم ہر رحم کریں۔ تاکہ ہم اس صوبے کو بخوبی چلا سکیں۔ اور یہ ہماری ایمان ہے۔ جو حکومت میں بھی آتا ہے وہ یہ کبھی نہیں چاہتا ہے کہ آپس میں لڑیں۔ یا کسی کا نقصان ہو جائے ہر حکومت چاہتی ہے کہ وہ پرسکون Smoothly طریقے سے چلے بھائی چارے سے چل جائے میں اپنی بات یہاں مختصر کر رہا ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر :- مولانا عبدالواسع صاحب

مولانا عبدالواسع صاحب :- بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد - ((عربی) - جناب اسپیکر! اور معزز اراکین اسمبلی آج جس موضوع پر بحث ہو رہی ہے میرے خیال میں نہ یہ حزب اختلاف کا مسئلہ ہے اور نہ ہے صرف حزب اقتدار کا مسئلہ ہے بلکہ بلوچستان کے غریب عوام کا مسئلہ ہے۔ ان کی حفاظت اور ان کے امن و امان کا مسئلہ ہے اور ہم آج جس ایوان میں بیٹھے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو اور مسلمانوں کو اپنے بنیادی حقوق دلانا اور ان کے لئے فیصلے کرنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مولانا باری صاحب نے جو تحریک پیش کی تھی یہ کیوں حزب اقتدار والوں پہ اتنی بھاری ہے کہ وہ ایسے تلخ جوابات دے رہے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ آپ کی پارٹی ملوث ہے

- کبھی کہتا ہے کہ آپ ملوث ہیں اور کبھی کیا کہتا ہے کبھی کیا کہتا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ وہ وہاں بھی عوامی نمائندے بیٹھے ہیں اس طرف بھی عوامی نمائندے بیٹھے ہیں اور مسئلہ ہے بلوچستان کے عوام کا مسئلہ امن و امان کا مسئلہ تو ان لوگوں پہ کیوں اتنے بھاری ہیں تو میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جیسے ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے فرمایا کہ اس پہ غور کرنا چاہئے کہ یہ مسائل کیوں پیدا ہوئے ہیں اس کا پس منظر کیا ہے حالات کس طرف پہ جارہے ہیں ان مسائل میں ہاتھ کس کا ہے؟ یہ بہت اچھی بات ہے غور کی بات ہے کہ اگر یہ مسئلہ سیریس serious نہیں ہے اتنا سیریس تو ٹھیک ہے ہم بھی اس یعنی اعتراف کرتے ہیں لیکن اس کا بنیادی وجہ کیا ہے چھوٹے مسائل ہیں یا بڑے مسائل ہیں یہ پیدا کیوں ہوئے ہیں یہ کس کا ہاتھ سے پیدا ہوئے ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کیا یہ مسئلہ یہ اس چوپان کے ہاتھ سے پیدا ہوئے ہیں جو پہاڑوں میں ننگے پاؤں میں مال و مویشی کر رہے ہیں۔ وہ چوپان کے ہاتھ سے تو پیدا نہیں ہوئے ہیں نہ وہ تاجر کے ہاتھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ نہ وہ کسان کے ہاتھ سے پیدا ہوئے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے یہ امن و امان کا مسئلہ ہے اگر میں حقیقت بولتا ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جو معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں چاہے جو بھی ہوں میرے خیال میں اس کے سوا اور کسی کا ہاتھ نہیں ہے۔ اگر گورنر ہاؤس اور چیف منسٹراؤس کے سامنے راکٹ لاسنچر سے بھاری اور راکٹوں اور راکٹ لاسنچروں سے بھاری گاڑی گزرتی ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ یہ غریبوں کا نہ زمینداروں کا ہے یہ ان سیاستدانوں کا ہے اگر کوئی مرتے ہیں اور اگر کوئی اغوا ہوتے ہیں برائے ناوان تو ان عوامی نمائندے اور ان سیاستدانوں کا ضرور نہ ضرور کسی نہ کسی حد تک ہاتھ ہوگا میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر پر جو بحث ہو رہی ہے عوامی نمائندے بحث کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف سب عوامی نمائندے اور سب سیاستدان اس میں ملوث ہیں اگر کوئی مانتے ہیں یا نہیں مانتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے پارٹی پر جب دوسری یعنی حضرات نے ہماری پارٹی پر جو الزامات لگائے ہمارے مولانا باری پر جو الزامات لگائے اگر ہماری گاڑی

کے اندر ایک کلاشکوف بھی ہے میں بھی عوامی نمائندہ ہوں ہمارے ساتھی بھی عوامی نمائندہ ہے ہمارے بزرگ بھی ہیں ہمارے لیڈر بھی ہیں لیکن اگر ہماری گاڑی میں کسی نے ایک کلاشکوف پیدا کر دیا تو میں ملامت ہوں لیکن یہ کیا بات ہے کہ آپ کے پیچھے اور آپ کے آگے چار گاڑی آگے اور چار گاڑی پیچھے راکٹ لاسنچروں سے وہ اسلحہ سے بھرے ہیں جو ملک اور ملت کے لئے استعمال ہوتے ہیں جو سرحدوں کی حفاظت کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس بات پر غور کرنا چاہئے ہم اس ایوان کی نوٹس میں اور قائد ایوان کی نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں ہماری کسی کے ساتھ عداوت نہیں ہے لیکن لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے ہم بھی عوامی نمائندے ہیں آپ بھی عوامی نمائندے ہیں ہمیں اس ایوان میں وہ بات کرنا چاہئے جو بات عوام کے مفاد میں ہو جو بات عوام کی حفاظت کے لئے رکھتے ہوں لہذا آج امن و امان کا جو مسئلہ ہے یہ بات اگر آج یہ فیصلہ ہو جائے کہ کسی کے آگے اور کسی کے پاس پیچھے راکٹ لاسنچر وغیرہ وغیرہ نہ ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی کی ناک سے بھی خون نہ نکلے لہذا میں اس معزز ایوان کے سامنے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اگر آج مولانا عبدالباری.....

جناب اسپیکر :- سرکاری بینچوں کی طرف سے اگر کوئی اور وزیر صاحب بحث کرنا چاہیں ورنہ ہم اس بحث کو یہیں پر سمیٹتے ہیں۔

مولانا عبدالباری :- وزیر داخلہ اور قائد ایوان سے گزارش ہوگی کہ یہ سیریس serious ہے اس پر کچھ بولیں۔ وزیر داخلہ خاص کر اور ہمارے قائد ایوان

جناب اسپیکر :- نماز کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے (چھ بجے چام اجلاس ملتوی ہوا اور دوبارہ چھ بجکر تیس منٹ پر زیر صدارت جناب جناب اسپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

جناب اسپیکر :- اسمبلی کی کارروائی دوبارہ شروع کی جاتی ہے۔
جی مولانا عبدالواسع صاحب

مولانا عبدالواسع :- جناب اسپیکر! امن و امان کے بارے میں بات ہو رہی تھی تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے میں جیسے ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے فرمایا کہ اس کے پس منظر کو دیکھنا چاہئے تو میں نے پہلے بھی کہہ دیا کہ اس میں کسی نہ کسی حد تک ان نمائندوں اور ان سیاستدانوں کا ہاتھ ہے۔ لہذا آج اس معزز ایوان کے سامنے اور اس معزز اراکین کے سامنے اور قائد ایوان کے سامنے میں یہ بات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو یہ اسلحہ ان کے ساتھ ہے اور یہ راکٹ لانچ ان سیاستدانوں کے ساتھ ہیں اگر ان کو اسلحہ سے خالی کر دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا نہیں ہو جاتا ہے میں نے یہ کہہ دیا کہ مسئلہ نہ تاجر کے ہاتھ سے ہے نہ چوپان کے ہاتھ سے ہے نہ کسان کے ہاتھ سے ہے مسئلہ ہمارے ہاتھ اپنے ہاتھ سے لہذا خدا را یہ مسئلہ اگر سیریس serious لے لیں تو سیریس لینا چاہئے میں یہ سمجھتا ہوں میں نے پہلے جو آیت پڑھی اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ جو لوگ اللہ جل جلالہ کے احکامات نافذ نہیں کرتے ہیں اور اللہ جل جلالہ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے ہیں تو وہ ظالم لوگ ہیں وہ فاسق لوگ ہیں لہذا ہمیں یہ ہونا چاہئے کہ ہم اپنے معاشرے میں اللہ جل جلالہ کے جو بھیجے ہوئے احکامات ہیں امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے جو احکامات ہیں لاء اینڈ آرڈر کو برقرار یعنی ختم کرنے کے لئے جو احکامات ہیں ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے کہ جتنے حدود جتنے بھی قصاص کے لئے قتل کے لئے اللہ جل جلالہ نے قصاص کا حق بھیجا ہے قصاص کا حکم بھیجا ہے چوری کے لئے اللہ جل جلالہ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم بھیجا ہے اور زنا کے لئے اللہ جل جلالہ نے حد یعنی کوڑے اور قتل رجم کرنے کا حکم بھیجا ہے لہذا میں اسے معزز ایوان سے سامنے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ کے احکامات پر اگر عمل ہو جائے اور اگر ہم سب اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ العزیز اور ہم یہ سارے سیاستدان جو بیٹھے ہیں ہم آج سے یہ عہد کریں چاہے وہ حزب اختلاف سے ہوں چاہے وہ حزب اقتدار سے ہوں ہم یہ عہد کریں کہ ہم اپنے آپ کو یہ اسلحہ سے خالی کریں گے تو انشاء اللہ العزیز ہمارے طرف سے اگر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہیں ہو جائے گا لہذا میں اس پر اپنی تقریر ختم

کرتا ہوں اور میں اس معزز اراکین کی جن معزز اراکین نے ہماری پارٹی پر اور ہمارے ساتھیوں پر جو الزامات لگائے ہیں انتہائی احترام سے ساتھ ان کے سامنے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دو تین مرتبہ ہے ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں تین مرتبہ ایس ایوان میں یہ کہہ دیا کہ آپ ملوث ہیں اور آپ کا مولانا باری ملوث ہے فلاں ملوث ہے فلاں ملوث ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ملوث ہیں تو پھر میں اس معزز اراکین کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں مست لڑوان کے ساتھ لڑو جو آپ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور اپنے ان کے ساتھ نہ کوئی راکٹ لاسنچر ہیں اور نہ کوئی کلاشنکوف ہیں نہ کوئی پستول ہیں بلکہ چاقو کی حد تک بھی نہیں ہیں۔ اس پر میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ والسلام

جناب اسپیکر :- سعید احمد ہاشمی صاحب

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) :- جناب اسپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عنایت کیا اور یہاں اپنی جانب سے ٹریژری منیجر کی جانب سے حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایسا موضوع زیر بحث لایا جس پر بحث کرنے کی ضرورت تھی اور ہمیں یہ امید تھی کہ حزب اختلاف کی جانب سے ایسی تجاویز سامنے آئے گی جس پر عمل کر کے حکومت امن عامہ کے مسئلہ میں بہتری پیدا کر سکے گی۔ لیکن انیسویں کی بات ہے گو کہ نشاندہی کمزوری کی جانب ضرور ہوئی۔ لاء اینڈ آرڈر میں لیکن کوئی ایسی ایڈمنسٹریٹو پوزل Proposal ہمارے سامنے نہیں آئی یا ان خامیوں کو جو موجود ہیں دور کرنے کی کوئی ایسی تجاویز سامنے نہیں آئیں۔ جن پر عملدرآمد کر کے امن عامہ کی صورت حال کو بہتر بنایا جاسکتا سوائے اس کے جو مولانا واسع صاحب نے کہا کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عملدرآمد کریں اس سے بہتری پیدا ہوگی۔ یہ بھی درست ہے۔ جہاں تک انہوں نے شریعت کی بات ہے حدود آرڈیننس ہمارے ملک میں نافذ ہے وہ تمام قوانین جو لاگو ہو سکتے تھے۔ وہ میں سمجھتا ہوں بتدریج اس ملک اور صوبے بلوچستان میں نافذ

ہے۔ جناب اسپیکر! جہاں پر ان خامیوں کا جن کی لاء اینڈ آرڈر سیجویشن کے حوالے سے بات ہوئی اور جو تقاریر ہوئیں ان سے یہ ثابت ہوا کہ حزب اختلاف سوائے کونسل ڈویژن کے باقی تمام ڈویژن میں کسی قسم کی کوئی خرابی کی نشاندہی نہیں کرائی نہ اور کوئی معاملہ لورالائی ڈویژن کے حوالے سے نہ سببی اور نصیر آباد کے حوالے سے۔ اگر مکران ڈویژن کا ذکر ہوا تو ہمارے دوسرے ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ فرٹیر کرنے دو تین بسوں کو روکا تھا اور ناجائز ان کو ٹھک کر رہے تھے۔ ہم سرکاری لینجز کی جانب سے دو اس مذمت کرتے ہیں۔ لیکن جناب اسپیکر! بات کو اپنی جانب سرکاری لینجز کی جانب سے دھرا ہونگا کہ فرٹیر کو بارے ایسے مواقع آئے ہیں کہ ایف۔ سی نے ہمارا حکم نہیں مانا (ایف۔ سی) وہ فورس ہے جو وفاقی حکومت کے اندر ہے اور ہر موقع پر اپنی مرضی کرتی ہے۔ یا وہ کرتی ہے جس کا اسے فیڈرل گورنمنٹ حکم دیتی ہے۔ دوسری جگہ مکران کے ڈسٹرکٹ ہنجموور کے ڈسٹرکٹ کے ہیلتھ آفیسر پر کسی شخص نے حملہ کیا اور معجزانہ طور پر بچ گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجموعی طور پر مکران ڈویژن میں امن عامہ کی صورت حال ٹھیک ہے۔ تو رہ جاتا ہے صرف کونسل ڈویژن۔ جناب اسپیکر! کونسل ڈویژن صوبے کی آبادی کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں ۳۵ فیصد آبادی بلوچستان کی کونسل ڈویژن میں ہے۔ پھر اگر افغان مہاجرین کو دیکھیں تو ۹۵ فیصد کونسل میں آباد ہیں اور ۱۹۸۰ء سے اب تک مہاجرین کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے یا جو اثرات ہمارے معاشرے پر پڑ رہے ہیں۔ وہ بھی کونسل ڈویژن میں اس کے اثرات پڑے ہیں اسی طرح آبادی کا دباؤ پڑتا ہے تو بھی کونسل ڈویژن پر پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں روز بروز اس طرح کے حالات روز بروز ہونگے۔ لیکن جن معاملات کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں سے بیشتر معاملات قبائلی حوالے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ قبائلی جھگڑے ہیں اور حال ہی کا واقعہ جو کونسل میں وقوع پذیر ہوا تھا اس کا background قبائلی ہے اگر آپ یہ دیکھیں جو لوگ کلاشکوف یا اسلحہ اٹھائے پھرتے ہیں۔ ہم اگر اس کی ہم پس منظر میں جاتے ہیں۔ تو اس کی وجوہات بھی قبائلی ہیں اگر گلستان کا معاملہ ہے تو بھی قبائلی ہے۔ یہاں کونسل ڈویژن میں لاء اینڈ آرڈر کا تعلق قبائلی

تازعوں سے ہے تو جناب اسپیکر! دیکھنا یہ ہے۔ یہ قبائلی معاملات کو کیسے طے کریں۔ اس کا ایک طریقہ قبائلی رواج ہے۔ وہ جرگوں کی تشکیل ہے اور معززین کی طرف سے کوشش ہے کہ وہ معاملے کو حل کریں۔ میں سمجھتا ہوں اس میں ہماری گورنمنٹ سنجیدہ ہے ان کی یہ کوشش ہے کہ گلستان کا معاملہ بھی حل ہو ان کی یہ کوشش ہے کہ دیگر قبائلی تازے بھی حل ہوں اور میری۔۔۔۔۔ درخواست جناب اسپیکر آپ کے توسط سے حزب اختلاف کو بھی ہوگی۔ کہ وہ اس معاملے میں ہمارا ہاتھ بٹائے۔ جہاں جہاں ان کے قبائلی اثرات ہے یا مولانا صاحب کے دعووں کا اثر ہو سکتا ہے۔ وہ سامنے آئیں تاکہ قبائلی تازعات کو نمٹا سکیں اور میں سمجھتا ہوں اگر قبائلی معاملات کسی حد تک نمٹائے جا سکیں تو لاء اینڈ آرڈر سیجویشن بہتر نظر آئے گا۔ جناب اسپیکر! میں حزب اختلاف کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بلا کسی خوف اس بات کا اعتراف کیا کہ بلوچستان میں لاء اینڈ آرڈر سیجویشن دیگر صوبوں سے بہتر ہے۔ لیکن اسے مزید بہتر بنانے کے لیے ہم دونوں کو مل کر کوشش کرنی چاہئے۔ جناب اسپیکر! جہاں تک میں سمجھتا ہوں قبائلی تازعات کو بجائے ایڈمنسٹریٹور کے قبائلی کوششوں سے حل کریں بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس صوبے میں پرانے تجربات دیکھیں گے کہ ہم نے قبائلی معاملات میں مداخلت کی تو اس کے نتائج ہم سب کو یاد ہونے چاہئے۔ جناب اسپیکر! آخر میں آپ کا حزب اختلاف کا شکریہ ادا کر دوں گا۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے جو بھی تجاویز لاء اینڈ آرڈر کو بہتری کے لیے اپوزیشن کے جانب سے آئیں گی ان پر انشاء اللہ تعالیٰ اقدامات اٹھائیں گے۔

مولانا عبدالواسع :- پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں

مولانا عبدالواسع :- پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر :- آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

مولانا عبدالواسع :- جناب اسپیکر! سعید احمد ہاشمی نے ہم سے جو تعاون مانگا

.....

جناب اسپیکر :- یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں لہذا آپ تشریف رکھیں

سر دار ثنا اللہ خان زہری صاحب۔

سر دار ثنا اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) :- جناب اسپیکر! آج جو موضوع زیر بحث ہے۔ اس پر میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں گو کہ ہمارے ساتھیوں نے کافی روشنی ڈالی امن عامہ کے مسئلے پر۔ حزب اختلاف کی طرف سے حزب اقتدار کی طرف سے کافی بحث و مباحثہ ہوئی۔ بلوچستان میں جو لاء اینڈ آرڈر کا سہجوش کس طرح maintain کی جائے۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان حقیقت کو ہر ایک کو تسلیم کر لینا چاہئے اور جو شخص حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں یہ ملک و قوم اور قبیلے کے لیے بہتر نہیں اس کا سربراہ حقیقت پسند نہ ہو۔ ہم پر اور بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ایک تو ہم اپنے قبیلے کے بڑے بھی اور صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔ دوسری طرف یہ ذمہ داری آتی ہے کہ ہمیں ہماری لوگوں نے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے۔ تاکہ ہم حقیقت یہاں بیان کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت کو بیان کرنا چاہئے۔ جناب اسپیکر! بلوچستان کی جہاں تک لاء اینڈ آرڈر کی سہجوش ہے میں سمجھتا ہوں وہ اچھی ہے اور نہ بری۔ دوسرے صوبوں کے نسبت ہم سب کو مل بیٹھ کر اس مسئلے پر اسمبلی کے اندر یا اسمبلی کے باہر خواہ ہماری تعلق اقتدار سے ہو یا حزب اختلاف ہم سب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس پر سنجیدگی سے سوچیں۔ میرے خیال میں بلوچستان سوائے چند علاقوں کے جہاں پر کچھ ٹینشن پائی جاتی ہے باقی علاقوں میں امن و عامہ ٹھیک ٹھاک ہے۔ اگر آپ سندھ کے حالات دیکھ لیں۔ دو سال سے وہاں فوجی آپریشن جاری ہے لیکن ابھی ٹھیک نہیں۔ وہی قتل و غارت ڈکیتیاں یعنی جتنا بھی آپ خراب کہیں سندھ کے حالات کو روز بروز خراب

ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح پنجاب کے حالات یہاں سے خراب ہے۔ حالانکہ وہاں پولیس بہت سخت ہے۔ یوں سمجھے کہ وہ پولیس اسٹیٹ ہے۔ نہ کے وہاں قبائلی روایات ہیں نہ کچھ اور اس کے باوجود وہاں حالات بلوچستان سے بہتر نہیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد کے بارے میں کہوں گا کہ وہاں بھی حالات بلوچستان سے بہتر نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر سختی سے اسٹینڈ لینا چاہئے۔ پھر ہم کچھ کر سکیں گے۔ نہیں تو اسی طرح کلاشکوف میں اس کی مخالفت نہیں کرتا کلاشکوف آج کی نہیں آج سے چار سو سال پہلے کا رواج ہے۔ یہ سمجھیں اسلحہ ہمارا زیور ہے۔ آج کلاشکوف ہے اس قبل اپنے پروٹیکشن کے لیے تھری ناٹ تھری رائفل تھی۔ اس سے بیس تیس سال پہلے ہمارے پاس رعدا رتھے جس کو ہم ڈپازری کہتے تھے ہمارے ساتھ سو دو سو مسلح تلوار والے ہوتے تھے ہم نے بیٹھ اپنی پروٹیکشن خود کی ہے گورنمنٹ نے کبھی ہماری پروٹیکشن نہیں کی اور نہ گورنمنٹ کسی کا پروٹیکشن کر سکتی ہے اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو مسلح افراد جو کلاشکوف اٹھاتے ہیں غیر قانونی کام میں ملوث ہوتے ہیں اور کونڈہ شہر میں یا کسی اور لاء اینڈ آرڈر سہجوش کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے جہاں تک بلوچستان میں لاء اینڈ آرڈر کے خراب ہونے کا مسئلہ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں افغان مہاجرین کا بہت بڑا ہاتھ ہے جب سے افغان مہاجرین یہاں پر آئے ہیں اس وقت سے بلوچستان میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ خراب ہوا ہے جتنے بھی ڈیکیتیاں ہوئی ہے جتنے بھی واردتیں پشتون ایریا میں ہوئے اس میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں لوکل باشندہ کم سے کم Involve ہوگا زیادہ سے زیادہ افغان مہاجرین ملوث ہیں وہ ان کی گوکہ کمزوری ہے یا ان کا اپنا پیشہ ہے کس وجہ سے وہ یہ وارداتیں کرتے ہیں پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ضیاء الحق کے زمانے میں یا مارشللا کے زمانے میں تو یہاں تک مشہور تھا کہ افغان مہاجرین لوگوں کو اٹھا کے مار کر اس کا کھال بھی اتار دیتے ہیں تاکہ اس کو کوئی بھی شناخت نہ کر سکیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید ابھی وہ ایسے ہیں یا نہیں لیکن پھر بھی میں یہ سمجھتا ہوں

کہ ہم آپ سب مل بیٹھ کے بلوچستان میں اس پر آپ مولانا صاحبان ڈسکس کرے کیا کرنا ہے آپ لوگوں کو آپ مخالفت کرتے ہو یا حمایت کرتے ہو ان کی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان چیزوں پر غور کرنا ہوگا اور ہمیں کچھ بولڈ اسٹیمپ لینے ہونگے سب سے پہلے ہمیں یہ چاہئے کہ جتنے بھی افغان مہاجرین ہے ان کو کونڈ شہر سے شفٹ کر کے ان کے کیمپوں میں بھیجا جائے گو کہ اس سے سیاسی پریشر ہمارے اوپر آئیگا مولانا صاحب بھی اس کی مخالفت کریں گے کہ وہ جہاد کر رہے ہیں اسلام کے لئے لڑے ہیں کسی اور طرف سے بھی ہمارے اور پریشر ہوگا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ افغان مہاجرین کے شہروں سے چلے جاتے سے تقریباً پچاس پرسنٹ لاء اینڈ آرڈر میں مہینوں ہوگی کچھ میرے تجاویز ہیں اگر ہم ان کو ان کے کیمپوں تک محدود رکھ سکتے ہیں یا ہم سے ہو سکتا ہے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر وہ بھی مسلمان ہے ہم بھی مسلمان ہیں ہم نے ان کی خدمت کی اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدا کرے کہ افغانستان میں امن و امان قائم ہو اور وہاں جس طرح کے حالات ہیں ہمارے دل بھی خون کے آنسو روتا ہے کیونکہ جو ہمارے افغان مہاجر بھائی ہیں وہ ایک روس کے ساتھ لڑ رہے تھے اس وقت تو ہم خوش تھے اگر کوئی مرتا تھا تو ہم یہ کہتے تھے کہ شہید ہے اور اگر کوئی بچ جاتا تھا وہ آجاتا تھا اس کو ہم علاج و معالجہ کے لئے ہسپتال بھیج دیتے تھے تو ہمارے دل کو تسلی ہو جاتی تھی چلو یہ بچ گیا غازی ہوگا اور یہ غازی ہے اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب جو حالات افغانستان میں پیدا ہو رہے ہیں مرنے والا نہ شہید کھلایگا بچنے والا نہ غازی کھلئے گا تو میں ان الفاظ کے ساتھ یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کو مہینوں maintain کرنے کے لئے ہم لوگوں کو اور آپ لوگوں کو مل بیٹھ کر تجاویز پیش کرنا چاہئے اسمبلی کے اندر یا اسمبلی کے باہر - شکریہ

جناب اسپیکر :- وزیر داخلہ صاحب

نواب زادہ گزین خان مری (وزیر داخلہ) :- جناب اسپیکر صاحب! سارے سلسلے میں سارے ساتھیوں نے روشنی ڈالی ہر زاویے سے کم از کم میں نے ایک چیز

محسوس کیا ان کا دائرہ کار محدود تھا ہمارے ساتھیوں کا اپوزیشن بیچ پر جو بیٹھے ہوئے ہیں لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں دنیا میں کسی بھی اسٹیٹ کو دیکھیں آئیڈیل اسٹیٹ کو دیکھیں اور ہمارے ملکی اسپیشلی بلوچستان کے صوبے سے تین چار مملکت کے بارڈر بھی لگتے ہیں افغانستان میں آپ دیکھ لیں اس وقت پولیٹیکل سٹیجیشن کیا ہے گورنمنٹ نہیں ہے اور کوئی بھی واقعہ یہاں کوئٹہ شہر میں ہو اگر دیر سے رپورٹ کی جائے تو یہاں سے بارڈر تک پہنچنے کے لئے دو گھنٹے کا فاصلہ ہے اور ساتھیوں نے کئی چیزوں پر اعتراض بھی کیا۔ اور ان کے عمل اور فعل میں کافی تضاد ہے کیونکہ جیسے یہ کہہ ہیں کہ اپوزیشن ٹریڈری ہینجز کے ساتھ مل کر حالات کو بہتر بنانے چاہئے کم از کم ہم نے یہ مخصوص کیا کہ ہمارے اپوزیشن بیچ کے ساتھی جو ہے نہ چین chain انہوں نے لگایا ہے ٹیکس یہ لے رہے ہیں اور مولانا صاحب نے تقریر میں اسلحے کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اسلحہ نہیں گھماتے میرے گاڑی میں کلاشنکوف نہیں ہے تو آپ نے اس سپاہی کو کس چیز سے مارا اور یہ مولوی فضل محمد بیچ کچھ دنوں پہلے ان کی گاڑی سے سٹیل اینٹ ٹاؤن میں ایل ایم جی برآمد ہوئی یہ کیا تھی؟

مولانا عبدالواسع :- وہ خود کہتے ہیں کہ پولیس کو کلاشنکوف سے نہیں مارا ہے وہ سرے یا کوئی اینٹ سے مارا ہے تو وہ خود کہتے تھے اب کلاشنکوف کا کیا بات کر رہا ہے؟

نواب زادہ گزین خان مری (وزیر) :- پھر ہمارے مولانا باری صاحب اتنے ذمہ دار آدمی ہیں اسمبلی میں بیٹھ کر دھمکیاں دے رہے ہیں ہمارے ٹریڈری بیچ کے ساتھی کو کہ میں آپ کو بھی مار دوں گا تو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کیا ہے جب آپ خود اسمبلی میں لوگوں کو تھریت Threat کر رہا ہے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر صاحب! میں کسی کو نہیں ماروں گا اور نہ ہم یہ بول سکتے ہیں ہم چھوٹے لوگ ہیں بڑے بڑے سردار یہ کر سکتے ہیں کابل میں بھی آپ کا تجربہ

نواب زاوہ گزین خان مری (وزیر) :- چھوٹے اور بڑے کی بات نہیں ہے اگر آپ جو کہتے ہیں کہ کم از کم اس پر ٹھہریں بھی آپ کے ساتھی پاس بیٹھیں ہیں مینگل صاحب ان سے پوچھیں تصدیق کرائیں کہ آپ نے لاشعوری طور میں کہا یا آپ نے یہ شعوری طور پر کہا انہوں نے عربی میں ٹھیک مثال دے دی لعنت ہو جو بھی ہو آپ جھوٹی گواہی تو فوراً دیتے ہو گواہی کا ہمیشہ Blackout کرتے ہو تو جناب اسپیکر صاحب! مسئلہ یہ ہے کیونکہ سب سے مشکل موضوع یہ ہے Human pscylogy آپ کسی وقت بھی کچھ Predict نہیں کر سکتے کہ کونسا آدمی آج شریف ہے کل اس کا ذہن پھیر جائے گا۔ پولیٹیکل، ایکنامیکل، سوشل پرائلمز کی وجہ سے پریشر میں آئے کوئی غلط راستہ اختیار کرے کیونکہ ایک موضوع پر ہم کافی دیر سے Debate بھی نہیں کر رہے ہیں ایک دوسرے کو کنڈم Condam کر رہے ہیں ان چیزوں پر Debate کرتے ہیں ان کا جو Solution ڈھونڈ لیں تو بہتر ہوگا ہم کوشش یہی کر رہے ہیں کہ ہم ان کو کنڈم Condam کرے وہ ہمیں کنڈم Condam کرے اس طرح سے سے سلسلہ درست نہیں ہوگا مزید بگڑتا جائے گا کم از کم جو بھی لاء اینڈ آرڈر کا سلسلہ ہے گورنمنٹ ایجنسیز ہیں پولیس جگھے ہیں ہمارے پاس Preventive measures ہیں جس میں vigilance اور (sensitive point) (Premises of law enforcement Agencies) جہاں (Potential) زیادہ ہے ڈاکو چور جو ڈاکے ڈالتے ہیں اس کے علاوہ آپ کوئی (Predict) نہیں کر سکتے کہ صبح کوئی گھر سے نکل رہا ہے کام پر جا رہا ہے واپسی میں کیا کرے گا قتل کرے گا؟ پرانی دشمنی کی بنیاد پر یا اس کو کوئی (Assimilate) موقع پر (Sportenous reacion) ہو تو سب سے مشکل ----- ٹھیک ہے ہمارے پاس سارے فورسز ہیں سب کچھ ہے اب (Preventive measures) کے بعد جو (crime comuict) ہوتا ہے وہ کم از کم آپ کے (Criminal crimes committed investigation) تمہارے پاس اور (Dediaction of crimes) اس میں کم از کم یہ (deduct) کرتے ہیں

اور (Investigate) کرتے ہیں پھر کورٹ کے ہاتھ میں دے دیتے تھے جو فیصلہ کورٹ کرے اب جیسا کہ پہلے میں نے کہا کہ لاء اینڈ آرڈر پر تقریباً ہر زاویے سے سارے ساتھیوں نے روشنی ڈالی مجھے کہنے کے لئے باقی کچھ رہا بھی نہیں اگر ساتھیوں نے مجھ سے مزید سوال کرنا ہے تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب اسپیکر :- وزیر داخلہ کے بیان کے بعد ہم اپنی بحث کو ختم کرتے ہیں اب سیکریٹری اسمبلی گورنر کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Lt General Imran Ullah Khan, Governor Balochistan hereby proporgue the provincial Assembly of Balochistan on sunday the 11th July, 1994, after the session is over.

sd/-

Dated Quetta, the 11 July, 1994 (Lt, General (Limited) Imarn Ullah Khan)
Government Balochistan.

جناب اسپیکر :- اب اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس چھ بجکر پچاس منٹ (شام) پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)